سنہ ۱

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
القرآن الحکیم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الهلال کلکته "
ٹیلیفون نمبر - ٦٤٨

Telegraphic Address,
"Al-Hilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ٦ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.

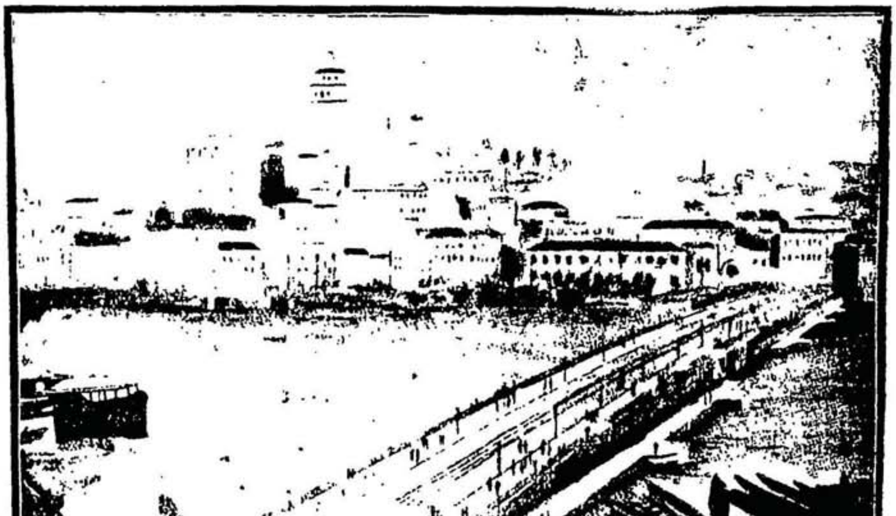

AL - HILAL
Proprietor & Chief Edito..
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street
CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-2

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٦ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.

فہرس

الاسبوع	۱
افکار و حوادث زمیندار پریس اور اعضاء برطان انگلستان	
„ (سنہ ۱۴ ۱۹ کی موتمر امن)	۲
مقالۂ افتتاحیہ (ندوۃ العلماء نمبر ۳)	۳
مقالات (علم القرآن)	۷
مذاکرۂ علمیہ (آثار عرب نمبر۳)	۹
برید فرنگ (ارض مقدس)	۱۱
„ (اسلام اور سلطنت)	۱۲
المراسلۃ و المناظرۃ (اتحاد فیمابین شیعہ و سنی)	۱۲
مراسلات (معارف قرانیہ)	۱۳
شئون عثمانیہ (اخبار و حوادث نمبر ۲)	۱۵
کارزار طرابلس (ختم جنگ کے اسباب)	۱۷
اخوان الصفا (دار المصنفین)	۲۰
اشتہارات	۲۱ - ۲۴

تصاویر

اهل عرب کے اسلحۂ ناریہ چھٹی صدی ہجری میں	۹
ابو عبد اللہ محمد بن علی صاحب غرناطہ کی تلوار	۱۰
سلطان صلاح الدین فاتح حروب صلیبیہ	۱۱
شاخ زرین کا ایک نظارہ	۱۵
شیخ سلیمان البارونی ایک سنوسی شیخ طرابلس کے ساتھہ کھڑے ہیں	۱۷
طرابلس کی عارضی حکومت کے بعض ارکان	۱۸

الاسبوع

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جزائر ایجین کے متعلق دولت علیہ اور حکومت اطالیا میں براہ راست گفتگو شروع ہوگئی ہے - حکومت اطالیا چاہتی ہے، کہ تخلیہ جزائر کے معاوضے میں اسے اڈیلیا (ایشیاے کوچک) میں مراعات دیے جائیں - لیکن خوف یہ ہے کہ کہیں برطانی مصالح سے تعارض نہ ہو، اور توسیع ریلوے کی تجویز کو صدمہ نہ پہنچے - حکومت اطالیا اس معاملہ کے متعلق برطانی کمپنی سے دوستانہ طور پر گفتگو کر رہی ہے -

البانیا کے اس حصہ میں جو موتمر السفراء (ایمبیسڈرس کانفرنس) نے البانیوں کو واپس دلوایا ہے مگر ابھی تک یونانی اس پر قابض ہیں یونانی فوج اور البانی جرگوں میں برابر تصادم ہو رہے ہیں - یہ حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے- اتھینس کے تار بموجب ۵ کے معرکے میں ۶۳ البانی کام آے اور ۲۲ یونانی -

اتحاد ثلاثی کے سفراء نے سرحد البانیا و ایپرس اور جزائر ایجین کے متعلق سرایڈورڈ گرے کی یاد داشت کا جواب زبانی دیدیا -

یہ معلوم ہوا ہے کہ برطانی تجاویز سے اصولاً سب کو اتفاق ہے - یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے کا مجوزہ تخلیہ کو یکم مارچ سے لیکے ۳۱ مارچ کے اندر عمل میں آ جانا چاہیے -

دولت علیہ اور یونان کے سفارتی تعلقات یکم فروری سے پھر با قاعدہ شروع ہوگئے - گفتگو کا آغاز جزائر ایجین سے ہوا -

شکر ہے کہ نیٹال انڈین کانگرس نے خیانت وطن اور عصیان ضمیر کی جو ناپاک مثال قائم کی تھی اسکی تقبیح و تشنیع میں ہندوستانیوں نے تساہل نہیں کیا -

کانگرس کی اس حرکت مذموم سے اپنی بیزاری و برات کے اعلان کے باوجود جب وہ ریورینڈ انڈریوز کے استقبال کے لیے جمع ہوے، تو انہوں نے پھر نہایت بلند آہنگی سے یہ طے کیا کہ کانگرس جو مٹھی بھر اشخاص سے عبارت ہے ہرگز یہ حق نہیں رکھتی کہ کمیشن کے سامنے تمام ہندوستانیوں کی طرف سے شہادت دے، اور مسٹر گاندھی کی تردید کرے -

کمیشن کے سامنے نیٹال کے ایک افسر امتیازات [لائسنسنگ آفیسر] نے یہ بیان کیا کہ " تجارتی امتیازات کے متعلق ہندوستانیوں کو یوروپین آبادی کے برابر حقوق حاصل ہیں- اگر ہندوستانیوں کو حصول امتیاز میں کامیابی نہیں ہوتی تو اسکی وجہ یہ ہے کہ قانون کے شرائط پورے نہیں ہوتے " !

لیکن اس مغالطہ کی پردہ دری اس درویش نے کردی جو نیٹال انڈین کانگرس کے وفد شہادت میں شریک تھا -

اس درویش نے کہا کہ جب کوئی یوروپین مخالف ہوتا ہے تو ہندوستانی کو امتیاز نہیں ملتا - سنہ ۱۹۰۳ میں ہندوستانیوں کے پاس ۷ سو تجارتی امتیازات تھے مگر اب ۳ سو سے زیادہ نہیں !

قانون ازدواج کے متعلق اس درویش نے کہا کہ اگر ہم وحدت ازدواج کو منظور کرلیں تو ہزارہا مسلمان کہینگے کہ ہم نے انکے حق پیدائش کو فروخت کرڈالا -

جنرل اسمٹس نے جنوبی افریقہ کے ایوان مجلس میں ڈھائی گھنٹے تک تقریر کی - اثناء تقریر میں انہوں نے اس پیچیدگی کی سنگینی، ضرورت، اور مخصوص نوعیت کو واضح کیا - انہوں نے جلا وطن اشخاص کی تقریر کے فقرے نقل کیے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ انکا مقصد انقلاب اور خانہ جنگی ہے- انہوں نے بتایا کہ سنہ ۱۹۱۰ع کے قانون حفظ امن نیٹال نے خطرناک اشخاص کے جلا وطن کرنے کا اختیار انہیں دیدیا ہے - اگر ان اشخاص کو معمولی عدالت کے حوالہ کیا جاتا تو حکومت کو ایک شخص کے متعلق بھی کامیابی نہ ہوتی -

انگلستان میں حزب المحافظین کے شام کے اخبارات نے اس تقریر کی تعریف کی ہے -

جلاوطن اشخاص میں سے مسرس کربسریل، لوکس، اور لینڈل نے بھاگنے کی کوشش کی، در اول الذکر تو کامیاب نہ ہوے، مگر مسٹر لینڈل عین وقت پر نکلگئے -

ضعف قوت کے لیے اکسیر اعظم

کارخانۂ حبوب کایا پلٹ کی گولیاں زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کردیتی ہیں -

کیسا ہی ضعف شدید ہو، ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز میں اگر طاقت نہ آجاے تو گولی واپس" قیمت بھی واپس آپ کو اشتہا نہ ہو اس گولی کو کھائیے - خون میں فساد ہو انجکشن سے بڑھکر فائدہ پہونچاے - اس گولی کے عجیب عجیب اوصاف ہیں جو خط و کتابت پر پوشیدہ عرض کیا جائیگا - الہلال کے پڑھنے والونکے لیے خاص رعایت -

قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ذمہ خریدار - چھہ شیشی کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ - آنہ -

آپ سے استدعا ہے کہ ایک مرتبہ آزمایش کرلیں اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپ ہمارے احسانمند ہونگے -

المشتہر
منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس
نمبر ۱۷۰ - کلکتہ

Manager, Huboob Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170
Calcutta

افکار و حوادث

زمیندار پریس اور اعضاء پرلمان انگلستان

و اتوا البیوت من ابوابها

موعظة و ذکری

اس کارساز قدیر و حکیم کي ایک بہت بڑي رحمت یہ ھے کہ اس نے ظلوم و جہول انسان کي رھنمائي کے لیے خود اسمیں ایک ایسی قوت ودیعت کي ھے، جسکو وہ اگر استعمال کرے تو اس کاروبار عالم کا ایک ایک ذرہ اسکے لیے درس دہ حقیقت و سبق آموز معرفت ھے -

انسان حقیقت آگہی اور راز آشنائي کا تشنہ لب ھے، وہ اسکے لیے کتب و سفار کي ورق گرداني کرتا ھے، مگر اپني سادہ لوحي سے یہ نہیں جانتا کہ جس شے کو وہ اپنے باہر ڈھونڈھتا ھے، وہ اسکے اندر ھے - وہ معرفت حقائق و اسرار کا طالب ھے - اس گوھر مقصود کو وہ کاغذ کے نقش و نگار میں ڈھونڈھتا ھے، مگر نادان یہ نہیں جانتا کہ یہ تو ان واقعات میں موجود ھے جو روز مرہ اسکي نظر سے گذرتے ھیں -

اینہا همه راز ست که معلوم عوام است

اگر قران حکیم کو آپ پڑھتے ھیں تو آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ حق سبحانہ تعالی نے گونہ گوں طریقوں سے تفکر و تدبر اور استبصار و اعتبار کي تاکید فرمائي ھے - بعض آیات میں صاف صاف تفکروا و تدبروا فرمایا ھے، بعض میں بصیغہ ترجي و امید لعلکم تتفکرون ارشاد ہوا ھے - کسی جگہ افلا تتفکرون سے اظہار تعجب و حیرت کیا ھے، اور کسی مقام پر لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہم و لہم آذان لا یسمعون بہا، اولئک کالانعام بل ہم اضل سے عدم تفکر کي مذمت و نکوهش کی ھے -

یہ عبارات شتي اور اسالیب متنوعہ صرف اسلیے اختیار کیے گئے ھیں کہ انسان قوت تفکر و اعتبار کي اھمیت کو محسوس کرے - اور اس دلیل راہ و مرشد طریقت کی پیروي کرے جو ہر وقت اور ہر حالت میں اسکے ساتھ رہتا ھے، اور شب و روز کے ۲۴ گھنٹوں میں ایک منٹ کے لیے بھي اس سے جدا نہیں ہوتا -

لوگ ھمیشہ تفکر و اعتبار کے لیے کسي اھم اور عظیم الشان واقعات کے منتظر رہتے ھیں، گویا وہ اپنے قوی کو اس سے ارفع و اعلی سمجھتے ھیں کہ وہ معمولي چیزوں میں مشغول ھوں، یا معمولي واقعات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اسمیں عبرت و بصیرت ملے - مگر یہ ایک دوسری نادانی ھے -

جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ھوں اس عالم کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک دفتر رکھتا ھے - اگر تم نہیں دیکھتے تو یہ تمہارا قصور ھے - بقول مرحوم غالب :

محرم نہیں ھے توھي نواھاے راز کا
یہاں ورنہ جو حجاب ھے پردہ ھے ساز کا

اگر ایک واقعہ معمولي ھے تو یہ نہ طے کرلو کہ اسمیں تمہارے لیے عبرت آموزي کا سامان نہیں - کیا نہیں دیکھتے کہ خداے تعالی نے انسانوں کي ھدایت و ارشاد کے لیے جن چیزوں کو تمثیلاً ذکر فرمایا ھے ان میں مچھر، مکھي، اور اونٹ بھي ھیں ؟

عبرت و بصیرت اگر چاھتے ہو تو یہ علو و ترفع کیوں ؟ روشني کے طالب ہو تو جہاں ملے لو، یہ نہ دیکھو کہ چراغ شمع کافوري ھے یا مٹي کا دیا ؟

پھر جواھر کي جگہ تو زمین کے نیچے ھي ھے - اور جس لعل شب تاب کو تم آج تاج شاھي میں چمکتے دیکھتے ھو کل یہي زمین کے نیچے سنگریزوں میں ملا تھا -

زمیندار پریس کے واقعہ کو اگر صرف واقعے کي حیثیت سے دیکھیے تو وہ اس سے زیادہ کا مستحق نہیں کہ چند سطروں میں لکھکے اس کے ساتھ معاصرانہ تاسف و ھمدردي کا اظہار کردیا جائے - لیکن اگر بصیرت کي آنکھوں سے دیکھیے تو وہ ھمارے ماضي و مستقبل کا آئینہ اور عبر و بصائر کا ایک دفتر ھے - جنمیں سے بعض کي طرف گذشتہ نمبر میں اشارہ کرچکا ھوں اور بعض کي طرف اس نمبر میں توجہ دلانا چاھتا ھوں -

بعض امور ایسے ھیں جنکو میں بارہا کہہ چکا ھوں مگر پھر کہتا ھوں اور اسوقت تک کہتا رھونگا جب تک زبان میں قوت نطق اور قلم میں قوت تحریر ھے - ممکن ھے کہ انکے اعادہ و تکرار میں آپ کو لطف نہ آئے، لیکن اگر آپ لذت جو اور جدت پسند ھیں تو میں مجبور نہیں کرتا کہ آپ سنیں -

میں افسانہ گو نہیں کہ ہر بار نیا قصہ سناؤں، میں تو حق و صداقت کا داعي ھوں، جو ھمیشہ یکساں رہتے ھیں - اسکے علاوہ حق و صداقت کي دعوت تو لطف و لذت کے لیے نہیں بلکہ اصلاح و ارشاد کے لیے ھے - پس اگر آپ اصلاح چاھتے ھیں تو آئیے اور اگر ذرا تلخ ھے تو منہ نہ بنائیے کہ :

داروے تلخ ست دافع مرض

حق و صداقت کا ایک مسکت و قاطع معجزہ یہ ھے کہ وہ جب اپني آواز بلند کرتا ھے تو وہ بے اعوان و انصار اور بے ساز و برگ ہوتا ھے - مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ باطل کي جماعت میں سے ایک گروہ نکلکے ان کے ساتھ ہو جاتا ھے، اور یہ گروہ بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھجاتا ھے کہ بالاخر حق کو اپني ابتدائي بے نوائي و کس مپرسي کے باوجود فتح اور باطل کو اپني ابتدائي سر و سامان اور کثرت سواد و جماعت کے باوجود شکست ہوتي ھے -

بالفاظ دیگر اگر آپ حق کے داعي ھیں تو آپ کو اپني کوششوں میں مصروف رہنا چاھیے، اور ظلم و عدوان کي زور آزمائیوں سے مرعوب یا شکستہ دل نہ ہونا چاھیے، کیونکہ اگر حق آپکے ساتھ ھے تو نا ممکن ھے کہ دنیا آپ کے اعوان و انصار سے خالي ہو - وہ وقت ضرور آئیگا جب آپکے گرد پرستاران حق کي فوج جمع ہوگي اور آپ کو ظلم و عدوان کے پنجے سے نجات دلائینگے - اس خداے توانا و قدیر کا وعدہ ھے کہ و العاقبة للمتقین -

ھماري ایک عقل سوز بوالعجبي یہ ھے کہ ھمیں انگلستان کے زیر حکومت آئے ہوے نصف صدي سے زیادہ عرصہ ہوا مگر آج تک ھم اسکے طرز حکومت سے نا واقف ھیں -

ھماري حق طلبي اور داد خواھي کا سدرة المنتہی شملہ ھے - حالانکہ شملہ کو تو آسمان اول سمجھیے جہاں نفاذ کے لیے احکام اترتے ھیں، ورنہ خود احکام کا مصدر تو اس بر اعظم کے پار ھے -

پھر جب آپ شان عبودیت کو ہاتھ سے دیتے ھیں اور رضا و تسلیم کو چھوڑ کے طلب و سوال کے میدان میں آتے ھیں - تو کیوں نہ آواز کو اسقدر بلند کیجیے کہ خود عرش تک پہنچے اور وساط کي ترجماني سے بے نیاز ہو جائے ؟ آپ اس سے کیوں سوال کرتے ھیں جو آپ کو دینے کے لیے خود دوسرے کا محتاج ھے ؟ اگر سوال کرنا ھے تو خود اس دوسرے سے کیوں نہ کیجیے -

آپ مظلوم ھیں اور انصاف چاھتے ھیں، بسم اللہ فریاد کیجیے اگر یہاں آپکي فریاد رسي نہ ہوگي تو اپني کوتہ نظري اور پست

همتي ہے یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ اس سرزمین میں بھي نہ ہوگي جسے انگلستان کہتے ہیں اور جہاں حق اور مظلوم کے دستگیر معدوم نہیں -

آپ جب تک اپني حکومت کے ماتحت ہیں اسوقت تک آپکو فریاد رسي سے مایوسي کي کوئي وجہ نہیں - البتہ شرط یہ ہے کہ آپکي صداے فغاں سنج و دادخواہ اگر شملہ کي چوٹیوں سے ناکام واپس آئے تو سمندر کو عبور کرکے ایوان پارلیمنٹ میں غلغلہ انداز ہو -

---

مسٹر ظفرعلیخاں حادثۂ کانپور کے زمانہ میں لندن گئے تھے - ابھي تک وہیں مقیم ہیں - قیام کے جو نتائج زمیندار پریس کے حادثے کے بعد ظاہر ہوے ہیں انمیں ہمارے لیے بہت بڑي بصیرت و عبرت موجود ہے -

زمیندار پریس کي ضبطي کے تار پہنچنے کے بعد انگلستان کے دو مشہور و مقتدر اخبار یعنے "ڈیلي نیوز اینڈ لیڈر" اور منچسٹر گارجین کے نامہ نگار مسٹر ظفرعلي خاں سے ملے' اور دونوں اخباروں نے اپنے اپنے کالموں میں اس واقعہ پر نوٹ لکھے -

لیکن اس سے زیادہ اہم یہ واقعہ ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبروں سے مسرس جان ڈبلن' کیر ہارڈے' جوسیا ویجوڈ' ہربرٹ بروز (ایک مشہور سوشیالسٹ) اور فلپ سنوڈن نے خطوط کے ذریعہ سے اظہار تاسف و ہمدردي کے علاوہ یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ پارلیمنٹ میں کوئي خدمت انجام دیسکتے ہیں تو وہ اسکے لیے تیار ہیں -

آخر میں میں پھر کہتا ہوں کہ اس واقعہ کو سرسري نظر کے حوالے نہ کیجیے کہ اس میں ہمارے لیے عبرتوں اور بصیرتوں کا ایک دفتر موجود ہے' اور سعي و عمل کي صداے دعوت آرہي ہے -

سنہ ۱۹۱۴ کي موتمر امن

انساني طبائع بھي کسدرجہ بوقلموں ہیں !

ایک طرف تو علم و دانش' اور مدنیت و تہذیب' کي اس حیرت انگیز ترقي کے باوجود انسانوں کي ایک کثیر جماعت ان عادات کے ترک کے لیے مستعد نہیں جو اسکے دور ہمجیت و سبعیت کي یادگار سمجھي جاتي ہیں - بلکہ علم جسقدر نوامیس فطرت کو بے نقاب کرتا جاتا ہے - اور وسائل و حالات جسقدر وسیع ہوتے جاتے ہیں' اسیقدر اسکا تاهب و استعداد' اور ساز و سامان بھي بڑھتا جاتا ہے -

مگر دوسري طرف اسي آسمان کے نیچے ایک اور جماعت ہے' جو جمال امید کے فریب میں گرفتار ہے' اور تجربہ و اختیار کے علي الرغم ان عادات کا استیصال چاھتي ہے' جو انسان کے آب و گل کے ساتھہ خمیر ہوے ہیں -

حال میں دول یورپ نے اپني بري و بحري فوجوں کي ترقي میں جو سرگرمیاں دکھائي ہیں وہ تو آپ تلغرافات کے سلسلہ میں پڑھچکے ہونگے' اور غالباً آپ نے یہ بھي پڑھا ہوگا کہ انگلستان میں چونکہ فوجي زندگي کي طرف لوگونکي رغبت کم ہوتي جاتي ہے' اسلیے قوم کو متحرک تصاویر کے ذریعہ سے فوجي زندگي کے مختلف مناظر دکھاے جائینگے تاکہ اسکا جنگي جوش اور فوجي زندگي قائم رہے -

اب ایک خبر اسکے بالکل متضاد و متناقض سنیے -

ڈاکٹر ولسن رئیس جمہوریت امریکہ نے تیسري موتمر امن کے لیے دعوت نامے بھیجدیے ہیں' جو اس سال حسب معمول ہیگ میں منعقد ہوگي -

---

لیکن اس اجتماع کا کیا حاصل ہے ؟

ریویو آف ریویوز کے مضمون " سنہ ۱۳ ع کي موتمر السلام " (نمبر ۵ جلد ۳ الهلال) میں آپ نے پڑھا ہوگا' کہ موتمر امن کے ہر اجتماع کے بعد دول کے جنگي مصارف میں حیرت انگیز و امید سوز اضافہ ہوا ہے - کیا یہي موتمر کے اجتماعات کا نتیجہ ہے ؟

پھر صحراء لیبیا اور جزیرہ نماے بلقان میں جو انسانیت سوز واقعات پیش آئے - انمیں اس موتمر نے کیا کیا ؟ کیا یہ موتمر انہي قوموں میں امن قائم کرنا چاھتي ہے جنمیں پہلے سے امن موجود ہے ؟

بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں ایک مغالطہ کي حقیقت سے پردہ اٹھا دیا جائے -

یہ صحیح نہیں کہ آج یورپ میں قیام امن کي وجہ اسکي امن پرستي ہے - اگر یورپ درحقیقت امن پرست اور انسانیت دوست ہوتا' تو اسکے گرجوں کے ممبر' جلسوں کے اسٹیج' اور اخبارات کے صفحات پر بلقان کے دشمنان انسانیت کا اس گرمجوشي سے استقبال نہ کیا جاتا' اور وہ خود اپني آبادي اور خزانے کے ایک کثیر حصہ کو سبعیت و درندگي کي طیاري کے لیے وقف نہ کردیتا -

في الحقیقت یورپ میں موجودہ قیام امن کا سبب اور ہے - یورپ کي ہر سلطنت مسلح ہے' اور اسطرح مستعد کہ گویا میدان جنگ جانے کے لیے آخري بگل کي منتظر ہے - اسلیے دوسرے کو جرأت دست درازي نہیں ہوتي کہ جواب ترکي بترکي ملیگا -

اسکے ساتھہ مشغلہ کے لیے ایشیاء اور افریقہ موجود ہے اسوجہ سے یہ نہیں ہوتا کہ قوت پیدا ہو' اور تعطل وبیکاري کي وجہ بالاخر اندر ھي اندر کام کرنے لگے -

پس قیام امن کا اصلي راز یہ ہے - جب یہ مشغلہ ختم ہوجائیگا اور تعطل و بیکاري کا دور شروع ہوگا تو وہ وقت ہوگا کہ قلم کي جگہہ تفنگ' ڈپلومیسي کي جگہ سپہ سالاري' انسانیت و اخلاق کي جگہ بربریت و درندگي' اور صلح کي جگہ جنگ لیگي' اور یورپ کے تمدن زار میں وہي نظر آئیگا جو ایشیاء کے وحشتکدہ میں نظر آرہا ہے - سنۃ اللہ التي قد خلت من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا -

تقریب تخت نشیني و مسلم قرباني

اس کرۂ ارض پر ہم اکیلے نہیں جن پر سے مصائب و محن اور شومي و بدبختي کا سیلاب گزر رہا ہے - بلکہ دنیا کي بہت سي قومیں ہماري شریک حال ہیں - لیکن آہ ! یہ ہماري مزیت ہے کہ جب دنیا کو خون کي ضرورت ہوتي ہے تو ہماري ھي رگیں کھولي جاتي ہیں -

سنہ بارہ اور تیرہ انسانیت کي تاریخ میں دو خونین سال تھے مگر یہ کسکا خون تھا' جس نے انھیں رنگین کیا ؟ اس کا جواب میں کیا دوں کہ طرابلس کے ریگستان' بلقان کے دشت وجبل' ایران کے میدان لالہ زار' اور کانپور کي سرزمین کا ایک ایک ذرہ جواب دیرہا ہے - ذلک لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید -

ان دو سالوں میں مسلمانوں کا جسقدر خون بہا ہے وہ پوري ایک دھائي کے لیے کافي ہے' مگر جو شے بلا معارضہ ھاتھہ آئے اسکے استعمال میں کیوں دریغ کیا جائے -

گذشتہ نمبر کے " الاسبوع " میں آپ یہ خبر دیکھہ چکے ہیں کہ انقلاب البانیا کے سلسلہ میں کئي عثماني افسروں کو پھانسي کا حکم دیا گیا ہے - اس ھفتہ کي یہ خبر ہے کہ اس حکم کا نفاذ پرنس والڈ کے آنے تک ملتوي رکھا گیا ہے تاکہ اس خوشي کے شکریہ میں کہ خداوند نے ایک ۹۵ - فیصدي مسلم آبادي والے ملک کے تخت پر ایک مسیحي شہزادہ کو بٹھایا ہے وہ خود ان مسلمانوں کو قربانگاہ مسیحیت پر چڑھا سکیں !

الهلال

۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ھجری

مدارس اسلامیه

ندوۃ العلما

اور مسئلۂ احیاء اصلاح

(۴)

گذشته تمہید سے مقصود یه تها که ندوۃ العلما کے مقاصد کی اصلی حیثیت سب سے پہلے صاف هو جاے، اسلیے که اعجوبه زار ندوہ کے عجائب و غرائب میں سے ایک بوالعجبی یه بهی هے که اُسے نه صرف باهر کے تماشائیوں هی نے بلکه خود اندر کے کار فرماؤں نے بهی بہت کم سمجها هے، اور بعض حالتوں میں تو بالکل سمجها هی نہیں !

ندوہ کی حالت پر فطرۃ نگار نیشا پوری کا یه مقطع ٹهیک ٹهیک صادق آتا هے :

تو نظیری ز فلک آمدہ بودی چو مسیح
باز پس رفتی و کس قدر تو نشناخت دریغ !

ندوہ کی بنیاد کچهه عجیب طرح سے پڑی - ایک عمارت بنگئی، مگر اسطرح که معماروں کی نیت اور ارادے کو اسمیں بہت کم دخل تها، اور بہت سے تو سمجهتے هی نه تهے که یه جو کچهه بن رها هے اُس سے کیا کام لیا جائیگا ؟ اسکی سرگذشت اگر تفصیل سے بیان کی جاے تو اس امر کی ایک نہایت موثر اور قریبی مثال هوگی که دنیا میں بہت سی نیکیاں خود بخود ظہور میں آجاتی هیں، اور وہ اپنے ظہور میں کام کرنے والوں کے علم و اراده کی بالکل محتاج نہیں -

بهر حال گذشته بیانات سے مندرجۂ ذیل امور آپ پر واضح هو گئے :

(۱) قرون اخیرۂ اسلامیه میں اصلاح و تغیر کی جسقدر تحریکیں پیدا هوئیں، انکی تین قسمیں تهیں، جنهیں میں نے اصلاح سیاسی، اصلاح افرنجی، اور اصلاح دینی کے لقب سے یاد کیا هے -

(۲) ان سب میں صحیح اور متقین الفوز راہ " اصلاح دینی " هی کی هے - کیونکه دونوں ابتدائی قسمیں نتائج میں انقلاب پیدا کرنا چاهتی هیں، اور یه علل و اسباب کو فراهم کرنا چاهتی هے - اس کی بنیاد ایک راسخ و محکم اعتقاد اور وحی الهی کے پیدا کیے هوے یقین پر هے، اور اُن دونوں کی بنیاد محض تقلید پر -

(۳) اسی " اصلاح دینی " کی قسم میں " ندوۃ العلما " کی تحریک بهی شامل هے -

ندوۃ العلما نے اگرچه دعوت و ارشاد کا کوئی اهم کام انجام نہیں دیا، مگر اسکی مزیت و خصوصیت یه هے که وہ بہت جلد اُس اصلی کام کی طرف متوجه هو گیا، جو اصلاح دینی کی راہ کے تمام موانع و مشکلات کو دور کرنے والی هے، یعنے علوم اسلامیه و عربیه کے طریق تعلیم کی اصلاح اور ایک نئی درسگاہ کی تاسیس -

یه واضح رهے که میری بحث صرف مقاصد اور اصول تک محدود هے، طریق عمل اور جزئیات کار کے متعلق ابهی کچهه نہیں کہتا - بہت ممکن هے که بہت سی باتوں سے مجهے اختلاف هو - مثلاً یه که اُس درسگاہ نے جو طریق تعلیم اختیار کیا، یا اصلاح نصاب کے اهم اور بنیادی مسئلے کو جس طرح طے کیا گیا، یا تکمیل وعلوم کی جو جماعتیں قرار دی گئیں، یا تکمیل کے بعد جو مقصد پیش نظر رکها گیا - لیکن یه تمام چیزیں اصول اصلاح میں داخل نہیں هیں -

میرا ذاتی خیال ان امور کے متعلق جو کچهه هے وہ پیش نظر حالات سے مختلف هے اور اس وقت تک انکا بیان کچهه مفید نهوگا جب تک خاص مسئلۂ اصلاح پر ایک مستقل مضمون لکهکر به تفصیل اپنے خیالات ظاهر نه کروں -

یہاں صرف اس اصول عمل اور اساس کار سے بحث هے که ندوہ نے اصلاح دینی کا طریق اختیار کیا، اور اس طریقه کے سب سے بڑے اهم اور بنیادی مسئلے کو پوری صحت کے ساتهه سمجها، یعنے سب سے پہلے موجودہ طریق تعلیم کی اصلاح کرنی چاهیے اور اسکے لیے ایسی درسگاہ قائم کرنی چاهیے جس سے علماء مصلحین اور مرشدین مهتدین پیدا هو سکیں -

پس مندرجۂ ذیل اصول زیر بحث هیں، جن میں جزئیات عمل اور اسلوب و طریق عمل کو کوئی دخل نہیں :

(۱) اصلاح دینی کا کام انجام نہیں پا سکتا، جب تک قوم کو اسلام کی صحیح تعلیم نه دی جاے، اور تمام طبقات امت کا جهل دینی دور نهو -

(۲) اسکا ذریعه صرف علماء کاملین و حق هیں، جو روز بروز هم میں قلیل و مفقود هوتے جاتے هیں، اور جنکی قلت هی کا یه نتیجه هے که قوم میں حیات دینی کے نتائج و ثمرات مفقود هیں -

(۳) انقلاب حالات نے بعض اور ایسی ضرورتیں بهی پیدا کردی هیں، جو کل تک نه تهیں - مثلاً علوم حدیثه و السنۂ اقوام متمدنه، ضرور هے که علماء حال انسے بهی واقف هوں -

(۴) اسکا وسیله یه هے که علوم دینیۂ و عربیه کی تعلیم و طرز تعلیم کی اصلاح و تهذیب و تسهیل کی جاے، اور ایک نئی درسگاہ قائم هو -

فی الحقیقت اصلاح دینی کا اصلی اور صحیح راسته انهی اصولوں میں هے - اسکے سوا اور کوئی طریقه نہیں هوسکتا - ندوہ کو گو وہ اسباب نه ملے جنکی وجه سے وہ صحیح و اقرب طریق عمل اختیار کرتا، اور نیز میرے خیال میں ایک بڑی غلطی یه بهی هوئی که علماء راسخین و حق کی جگهه " موجودہ ضروریات کے مطابق علما " پیدا کرنے پر زیادہ زور دیا گیا، جو در اصل اهمیت کے لحاظ سے دوسرے درجه کی ضرورت تهی نه که اصل ضرورت تاهم اسنے حقیقت کو سمجها اور اصولاً جو راہ اختیار کی، وهی اصلی و حقیقی راہ عمل و وسیلۂ اصلاح دینی هے -

میں کسی قدر اسکی تشریح کرونگا -

(اصلاح دینی اور اساس عمل)

گذشته نمبر میں میں " اصلاح دینی " کی تحریک، اور اسکے بعد مصلحین کا مختصراً ذکر کرچکا هوں، لیکن اصلی سوال وہ هے جو اُسکے بعد سامنے آتا هے یعنے اصلاح کے عمل و نفاذ کا ذریعه کیا هو، اور کیونکر مسلمانوں کے اندر تعلیم اسلامی کی صحیح و حقیقی زندگی پیدا کی جاے ؟

اس اصلاح کے حماۃ و دعاۃ متبعین فرنگ اور متلاشیان تمدن و علوم سے کہتے هیں که تم جس متاع گم گشته کیلیے سرگرداں هو، اُسکا سراغ بهی اسی راہ سے لگے گا، پهر وہ وسائل عمل کیا هیں جنکے ذریعه سے دین الهی کی صحیح رهنمائی، اخلاق و تربیت، علوم و فنون، صنائع و حرف، معاشرت و تهذیب، غرضکه حیات اجتماعی کے تمام اجزاء صالحه تک پهنچا دے ؟

درحقیقت اسکا جواب ایک هی هے - یعنے قوم کو مذهب کی صحیح و حقیقی تعلیم دینا، اور ایسے علماء راسخین و حق،

و مصلحین و مرشدین کو پیدا کرنا جنکے ذریعہ سے تمام قوم کي اصلاح هوسکے -

اصلاح دیني کي ضرورت جن جن مصلحین نے محسوس کي انهوں نے دعوت و ارشاد اور تنبه افکار کیلیے صدائیں بلند کیں ' درس و وعظ کا سلسلہ شروع کیا ' مقالات و رسائل تحریر کیے ' اخبارات و مجلات شائع کیے ' اور انکي کوششیں بیکار بهي نہ گئیں ' لیکن تاهم کوئي انقلاب خیز نظام عمل هاتهہ نہ آیا ' جس سے اس قوم کے اندر تبدیلي پیدا هوسکتي جسکي غفلت صدیوں سے اور جسکي تعداد تیس کرور سے متجاوز ہے -

مصلحین همیشہ مظلوم و قلیل رہے هیں کیونکہ اصلاح جب کبهي اٹهتي ہے تو اسکا کوئي ساتهي نہیں هوتا - البتہ وہ خود هي اپني فوج ترتیب دیتي ہے - پس اصلاح کا اولین کام یہ هونا چاهیے کہ مصلحین کي تعداد بڑهائي جاے اور سب سے پہلے ایسے لوگ پیدا کیے جائیں جو اصلاح کے کاموں کو انجام دیسکیں - ورنہ محض راہ دعوت و مواعظ بیداري تو پیدا کردیگي لیکن قوم کو بدل نہیں سکتي -

اس سے بهي زیادہ یہ کہ اصلاح دیني کي بنیاد مذهبي اعمال کے انقلاب پر ہے ' اور قدرتي طور پر اسکا ذریعہ صرف علما هي هوسکتے هیں - پس جب تک علوم دینیہ کي تعلیم اس نہج پر نہوگي ' جس سے علماء کاملین پیدا هو سکیں ' اس وقت تک صرف چند مصلحین کا وجود کوئي بڑي تبدیلي پیدا نہیں کرسکتا -

چنانچہ ندوۃ العلما سے پیشتر جن جن مصلحین نے صداء اصلاح بلند کي ' انکا بهي منتہاے فکر یہي تها کہ علوم دینیہ کي ایک نئي درسگاہ قائم کي جاے ' اور علماء کے اندر اصلاح و تغیر کے افکار پیدا کیے جائیں -

(شیخ محمد عبدہ کي اسکیم)

مرحوم شیخ محمد عبدہ جو اس طریق اصلاح کے ایک بہت بڑے داعي تهے ' اور جنهوں نے تمام عمر اسي کي دعوت میں بسر کردي ' انکا منتہاء آمال و کعبۂ مقاصد بهي همیشہ یہي رہا کہ ایک دارالعلوم اصلاح طریق تعلیم و نصاب کے بعد قائم کیا جاے -

گذشتہ نمبر میں انکے مشہور اخبار " العروۃ الوثقی " کا ذکر کرچکا هوں - اسکے پانچویں نمبر میں انهوں نے علماء اسلام کو اس طرف توجہ دلائي تهي - چنانچہ اپنے مقالۂ افتتاحیہ کے آخر میں لکهتے هیں :

" لو تدبرنا آیات القرآن و اعتبرنا بالحوادث التي ألمت بالممالك الاسلامیة لعلمنا أن فینا من حاد عن أوامر الله و ضل عن هدیه و منا من مال عن الصراط المستقیم الذي ضربه الله لنا و ارشدنا الیه و بیننا من اتبع أهواء الانفس و خطوات الشیطان (ذلك بان الله لم یك مغیرا نعمة أنعمها علی قوم حتی یغیروا مابانفسهم و ان الله سمیع علیم) فعلی العلماء الراسخین وهم روح الامة و قواد الملة المحمدیة أن یهتموا بتنبیه الغافلین عن ما أوجب الله و ایقاظ النائمة قلوبهم عما فرض الدین و یعلموا الجاهل و یزجروا نفس الذاهل و یذکروا الجمیع بما أنعم الله به علی آبائهم و یستلفتوهم الی ما أعد الله لهم لو استقاموا و یحذروهم سوء العاقبة لو لم یتداركوا أمرهم بالرجوع الی ما كان علیه النبي (صلی الله علیه وسلم) و اصحابه (رضي الله عنهم) و رفض كل بدعة و الخروج عن كل عادة سیئة لا تنطبق علی نصوص الكتاب العزیز و یقصوا علیهم أحوال الامم الماضیة و ما نزل بها من قضاء الله عند ما حادت عن شرائعه و نبذت أوامره فأذاقهم الله الخزي في الحیاة الدنیا (و لعذاب الآخرة أكبر لو كانوا یعلمون) "

یعني اگر هم قران کریم کا تدبر و تفکر کے ساتهہ مطالعہ کریں اور پهر ان تمام حوادث و انقلاب پر نظر ڈالیں جنکي وجہ سے آج تمام عالم اسلامي مبتلاے مصائب و آلام ہے ' تو هم پر واضح هوجائیگا کہ نتیجہ [illegible] کا ہے کہ خدا کے حکموں سے نے روگرداني کي ' هدایت قرآني کي راہ سے هٹ گئے ' اور صراط مستقیم کو چهوڑ کر تابع هواء نفس و خطوات شیطانیہ هوگئے - اور قرآن کہتا ہے کہ خدا کسي قوم کو کوئي نعمت دیکر پهر واپس نہیں لیتا جب تک کہ وہ خود اپني صلاحیت کو ضائع نہ کردے -

پس علماء راسخین پر کہ في الحقیقت جسم ملت کیلیے روح اور امۃ مرحومہ کے قدرتي پیشوا هیں ' فرض ہے کہ سب سے پہلے بیدار هوں اور غافلوں کو بیدار کریں - اللہ نے یہ خدمت هدایت انکے ذمہ واجب کردي ہے اور اپنا فرض حقیقي ادا کرنا چاهیے -

اگر انهوں نے قوم کو بیدار نہ کیا اور اس گذري هوئي حالت تک نہ لوٹایا ' جو عصر نبوت و صحابۂ کرام کے وقت تهي ' اور نیز تمام بدعات و زوائد اور اعمال سئیۂ خلاف قران و سنت کي ظلمت سے مسلمانوں کو باهر نہ نکالا ' تو یہ یقیني ہے کہ وہ وقت آخر اس قوم کیلیے بهي آنے والا ہے ' جو امم ماضیہ پر آچکا ہے : فاذاقهم الله الخزي في الحیاة الدنیا و لعذاب الاخرة اكبر لو كانوا یعلمون -

اس سے ظاهر ہے کہ شیخ محمد عبدہ کے پیش نظر اصلاح و دعوت کے مسئلے میں یہي دو مقاصد مهمہ و اساسي تهے :

(۱) مسلمانوں کي موجودہ حالت ترک کتاب و سنت کا نتیجہ ہے -

(۲) علماء کو کہ روح امۃ اور قواد ملت هیں ' بیدار هونا اور قوم کو شریعت کي اصلي و حقیقي تعلیم کي طرف بلانا چاهیے -

عروۃ الوثقی کے صرف ۱۹ - نمبر نکلے اور تمام عالم اسلامي جنبش میں آگیا - مجبوراً انگلستان اور فرانس نے متحدہ سازش کرکے اسے بند کرایا اور سلطان عبد الحمید نے بهي اسمیں شرکت کي مگر وہ اپنا کام کرچکا تها -

اس سے بهي بڑهکر یہ کہ سنہ ۱۳۰۳ هجري میں جبکہ شیخ موصوف بیروت میں تهے ' تو انهوں نے احیاء تعلیم علوم دینیۂ اسلامیہ کي ایک مبسوط اور مفصل اسکیم لکهي اور " لائحۃ الاصلاح و التعلیم الدیني " کے نام سے بذریعہ شیخ الاسلام سلطان عبد الحمید کے حضور میں پیش کي - اسمیں نہایت تفصیل سے اس حقیقت کو واضح کیا تها کہ دولت عثمانیہ آخري اسلامي حکومت ہے اسلیے وہ تمام مسلمانان عالم کي اصلاح حالت کیلیے ذمہ دار ہے اس اصلاح کے حصول کا ذریعہ صرف یہي ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کي صحیح و حقیقي دعوت و اصلاح کے وسائل پیدا کیے جائیں ' اور وہ ممکن نہیں - جب تک تعلیم دیني کي اصلاح و تجدید نہو -

تمہید کے بعد اسمیں تعلیم دیني کے تین درجہ قرار دیے تهے : الابتدائي ' الاوسط ' العالي -

ابتدائي تعلیم عامۂ مسلمین کیلیے هوني چاهیے ' اور اسکے لیے ایک جامع و سہل الفہم نصاب عقائد و فقہ اور تاریخ اسلام و سیرۃ نبوت و صحابہ کا هونا چاهیے ' جو بتیسر تعلیم قرآني سے ماخوذ اور لا حاصل مباحث خلاف و جدال سے معرا هو -

تعلیم درمیاني اس طبقۂ خواص و متوسطین کیلیے هوني چاهیے جو مختلف السنۂ ملکي و اجنبي اور علوم و فنون جدیدہ کو حاصل کرکے مختلف مشاغل معاش و ملازمت میں مشغول هوں -

انکے لیے ایک دوسرا نصاب هونا چاهیے جو پہلے سے وسیع تر هو مگر تمام تر کتاب و سنت سے ماخوذ ' اور صرف عقائد ' فقہ سادہ و سہل ' اور [illegible] دیني و مدني اسلام پر مشتمل هو - البتہ ایک کتاب اسمیں ایسي بهي هوني چاهیے جو علوم اسلامیہ و مذاهب اسلام کي تاریخ سے پوري واقفیت پیدا کرادے -

آخري درجۂ عالي صرف ان لوگوں کیلیے ہے جو بحکم : و لتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر ' قوم کیلیے [illegible] معلم اور داعي و رهبر هوں - انکے لیے ایک نہایت اعلی درجہ کے جامع و اصلاح یافتہ نصاب تعلیم کي ضرورت ہے - جسمیں مندرجۂ ذیل علوم داخل هوں :

(۱) فن تفسیر القران اور اسکے تمام متعلقات - لیکن اس سے مقصود جلالین یا بیضاوی نہیں ہے بلکہ وہ شے ' جو قران حکیم کے معارف و حقائق ' علوم و اخلاق ' و اسرار ربانی و حکمۃ الہامی کے فہم و درس سے طالب کو قریب کرے ' اور اسکی شرح و تفسیر سے اسپر واضح ہو جاے کہ تمام عالم انسانیۃ کے نجاح و فلاح کا تنہا وسیلہ صرف یہی کتاب اور اسکی تعلیمات حقہ ہیں !

(۲) وہ تمام علوم جو فہم و درس قران کیلیے ضروری ہیں -

(۳) فنون متعلق لغۃ عربیہ -

(۴) حدیث وہاں تک کہ قران حکیم کی تفسیر میں اس سے مدد لے اور اخلاق و حکمت اور سیرۃ نبوت کے متعلق معلومات حاصل ہوں مع فنون روایت و درایت -

(۵) فن اخلاق و اداب دینی اس اسلوب پر جو امام غزالی نے احیاء العلوم میں اختیار کیا ہے ' مگر قواعد ادبیۃ شرعیہ سے منطبق کرنے کے بعد -

(۶) اصول فقہ مگر نہ اس معنی میں جس معنی میں اب سمجھا جاتا ہے بلکہ ایسی کتابیں جنکے پڑھنے سے صحت استدلال بالنص اور کلیات احکام ' اور قواعد اساسیۃ حلال و حرام معلوم ہوسکیں -

(۷) تاریخ قدیم و حدیث - سیرۃ حضرۃ خاتم النبیین و صحابۂ کرام اسکا جزو اصلی ہے - اسکے علاوہ اسلام کے تمام انقلابات سیاسی و اجتماعی و مدنی کی تاریخ ' قرون وسطی کے حوادث اور حروب صلیبیہ کے انقلابات ' اور تمام ممالک و اقوام اسلامیہ کے تفصیلی حالات ماضیۂ و حالیہ کی کتابیں بھی اسمیں ہونی چاہئیں ' اور ہر موقعہ پر ان علل و اسباب طبیعیہ کو حسب اصول فلسفۂ تاریخ حال واضح کرنا چاہیے ' جو اقوام کے عروج و تنزل و ارتفاع و انقراض کا موجب ہوتے ہیں ' نیز احکام الہیہ سے انہیں توفیق و تطبیق دینی چاہیے -

(۸) بقدر ضرورت فن منطق و خطابۃ و اصول مناظرہ -

(۹) فن کلام و عقائد و ملل و نحل و تاریخ عقائد و فرق اسلامیہ ' لیکن اس اسلوب پر جس سے مباحث توحید و عقائد پر حسب ادلۂ عقلیہ و مباحث حکمیہ عبور ہو جاے ' اور اسرار معارف حکمیہ شریعۃ میں بصیرۃ حاصل ہو - نہ کہ فلسفۂ ارسطو کا ایک شکل دیگر میں مطالعہ -

اسکے بعد انہوں نے لکھا تھا کہ سب سے پہلے ان تمام اقسام و مدارج کی تعلیم کیلیے ایک نصاب تعلیم کو مدون کرنا چاہیے کیونکہ جوامع آستانہ اور ازہر قاہرہ اس بارے میں کچھہ مفید نہیں ہے ' اور اسکے لیے بہت سی کتابوں کی تہذیب و تلخیص و تعلیق کرنی پڑیگی ' اور بہت سی کتابیں از سرنو مدون ہونگی -

نیز انہوں نے لکھا تھا کہ مشکلات شدید اور کام اہم و نازک ہے - لیکن ساتھہ ہی نتیجہ فوز و فلاح اور اسکے سوا تمام ابواب عمل مسدود - پس ناگزیر ہے کہ تعلیم دینی کے نظام میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا جاے -

طریق تعلیم بھی ہمارا بہت کچھہ محتاج اصلاح ہے - اساتذہ کو کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے - ہمارا قدیم املاء جو ٹھیک ٹھیک آج کل کی یونیورسٹیوں کا طریق تدریس ہے ' پھر جاری کیا جاے -

آخر میں انہوں نے تجویز پیش کی تھی کہ سب سے پہلے ایک مرکزی جامعۂ اسلامیہ (یونیورسٹی) قسطنطنیہ میں قائم کی جاے اور شیخ الاسلام کے زیر ادارت ہو - اور اسکے بعد تمام ممالک عثمانیہ و خارجہ بلکہ بلاد بعیدۂ اسلامیہ مثل ہندوستان ' جاوا اور چین تک میں اسکی شاخیں قائم کی جالیں ' اور وہ تمام مکاتب و مدارس اور جامعۂ عالیہ اپنے مرکز سے ملحق ہوں -

اگر سلطان عبد الحمید اور اولیاء یلدز نے اس مصلح خبیر و مقدس کی تجویز پر عمل کیا ہوتا اور کوئی ایسی یونیورسٹی قسطنطنیہ میں قائم کی جاتی تو آج عالم اسلامی کا نقشہ بدل گیا ہوتا -

سلطان عبد الحمید کا عقیدہ یہ تھا کہ اصلاح خواہ کسی قسم کا ہو اور خالص دینی ہی کیوں نہو ' لیکن اسکے بعد میری سیاست قائم نہیں رہسکتی - صیغۂ معارف کو حاکم دیدیا گیا تھا کہ جس کتاب میں لفظ "انقلاب" یا "اصلاح" یا "تجدید" ہو ' اس کی اشاعت روک دی جاے !

شیخ جب اسطرف سے مایوس ہوگئے تو انہیں جامع ازہر کا خیال ہوا جو آج سب سے بڑی درسگاہ علوم دینیۂ اسلامیہ کی ہے اور جسمیں بہ یک وقت آٹھہ ہزار تک طلبا دنیا کے مختلف حصوں کے موجود رہتے ہیں -

انہوں نے درس قران شروع کیا ' حکومت کو توجہ دلائی ' اصلاح کیلیے کمیٹی قائم کی ' ریاض پاشا کو اسکا صدر بنایا ' دس برس سعی و کوشش کرتے رہے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا حتی کہ ازہر سے مستعفی ہوگئے -

اسکے بعد " مدرسۃ دار العلوم " کی اسکیم بنائی - اور محکمۂ اوقاف کو اسکے مصارف کیلیے آمادہ کیا - گورنمنٹ خدیوی نے مدرسۃ قائم کردیا ' مگر جو مقصود تھا وہ حاصل نہ ہوا - البتہ اتنا ہوا کہ علوم عربیہ کے ساتھہ بعض علوم و السنۂ حدیثہ کی تعلیم کی ایک راہ کھل گئی -

اس تفصیل سے مقصود یہ تھا کہ شیخ محمد عبدہ کی تمام حیات اصلاحی کا اصلی نصب العین یہی تھا کہ تعلیم دینی کی اصلاح و تجدید ہو اور علماء و مرشدین مصلحین پیدا کیے جائیں - وہ مصر کے مفتی ' حکام اعلی میں داخل ' صاحب اثر و رسوخ متعدد محاکم و مجالس رسمیہ کے ممبر ' خدیو مصر اور وزراء کے ہم جلیس و ہم سفر اور بالاخر ایک بہت بڑے مسلمان لیڈر کی حیثیت سے تمام عالم اسلامی میں تسلیم کیے جاتے تھے ' تاہم وہ کسی ایسے مدرسے کی تاسیس میں کامیاب نہوسکے - انتقال کے وقت یہ اشعار انکی آخری صدا تھی :

> ولست ابالی ان یقال محمد
> ابل او اکتظت الیہ الماتم
> ولکن دینا قد اردت صلاحہ
> احاذر ان تقضی علیہ العمائم !

(شیخ صدر الدین ترکستانی)

گذشتہ نمبر میں بسلسلۂ مصلحین و دعاۃ اصلاح دینی شیخ صدر الدین قاضی القضاۃ بلاد ترکیۂ روسیہ کا ذکر کرچکا ہوں - میں نے انکی کتاب پڑھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انکا وجود موجودہ عہد کے بزرگ ترین مصلحین امۃ میں سے تھا - "

انکی کتاب کا جو صرف موضوع اصلاح پر ہے اور جسکے تین حصے ہیں ' اگر ایک سطر میں خلاصہ پوچھا جاے تو اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ ہم میں علماء مصلحین اور دعاۃ مرشدین پیدا ہونے چاہئیں اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک کہ تعلیم دینی و عربی کی اصلاح نہو ' اور ایک نئی درسگاہ قائم نہ کی جاے -

انہوں نے آخر عمر میں ایک اور مختصر رسالہ اس موضوع پر لکھا تھا اور وہ رسالۂ المنار مصر کی کسی ابتدائی جلد میں شائع ہوا ہے - اسمیں تمام علوم اسلامیہ کے کتب تدریس و طریق تعلیم پر فرداً فرداً بحث کی ہے ' اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ کام نہایت اہم اور اساسی ہے - کاش حکومۃ عثمانیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور جہاں سب کچھہ کر رہی ہے ' وہاں ایک چھوٹی سی درسگاہ جدید بھی آستانے میں کھولدے -

انکی اور بعض دیگر ارباب علم و فکر کی سعی سے ترکستان میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی تاکہ مسئلۂ تعلیم دینی پر غور کرے - چھہ دن تک اسکے اجلاس ہوتے تھے اور اسکی مفصل رپورٹ اخبار ترجمان سے المؤید نے نقل کی تھی - تمام مباحث کا یہی تھا کہ ایک نئی درگاہ قائم ہو طریقہ لہیں - - - - -

مقالات

علـــوم القــرآن

از جناب مولانـا سليمان صاحب دسنوي

مسلمانوں کے حریف اگر انکے تمام ابواب فضائل و مناقب کي صحت روایت سے انکار کردیں تو یهي ایک باب یقیناً ایسا رهجائیگا جسکے انکار کي وہ کبهي جرات نکر سکینگے - همارا اشارہ اس سے مسلمانوں کے اس شدید جدو جهد و سعي و محنت کیطرف هے' جو انهوں نے " اپني کتـاب الهي " کي تشریح و توضیح ' تحقیق وتدقیق' اور فهم و تفهیم میں صرف کي - دنیا میں متعدد قومیں هیں ' جنکے پاس حسب ادعا و زعم کتب الهي محفوظ هیں ' لیکن مسلمانوں نے اپني کتاب الهي کے لئے جو خدمتیں انجام دیں اور اوسکے متعلق جو ذخیرہ علوم و تصنیفات فراهم کردیا ' کیا اسکا ایک حصه بهي دوسري قومیں پیش کر سکتي هیں ؟ بلاشبهه بحیثیت ترجمه ' مسیحي قوم کا کوئي قوم مقابله نهیں کر سکتي ' لیکن اون تراجم سے کیا فائدہ جنهوں نے خود اصل کو گم کردیا هو ؟

مسلمانوں نے قرآن مجید کے ساتهه جو اعتنا کي اور اوسکے متعلق جو خدمتیں انجام دیں' انکي هم حسب ذیل جلي تقسیم کرسکتے هیں :—

(۱) تشریح مسائل عامه متعلقهٔ قران ' مثلا کیفیت نزول ' کتابت قران ' قرائت وتجوید قران -

(۲) تدوین علوم متعلقهٔ قران ' مثلا علم الامثال ' علم الاعراب علم المجاز -

(۳) تفسیر معاني و الفاظ قران ' مثلا کتب تفاسیر عامه -

ان امور ثلاثه میں سے هر ایک اس لائق هے که اگر اوسکي تفصیل کي جاے تو خود اوسکے متعدد شعبے نکل سکتے هیں ' لیکن بخوف تطویـل هم صرف ضروري اور مـایحتـاج امور پر اکتفا کرینگے -

(مسائل متعلقهٔ قرآن)

ان سے وہ مسائل مراد هیں ' جو اختصار مبـاحث کي بنا پر مستقل فن نهیں بن سکتے ' اور اسلیے اُنکے متعلق مستقل کتابیں نهیں لکهي گئیں - اس عنوان کے تحت میں حسب ذیل مسائل علما نے بیان کیے هیں :—

(۱) معرفت کیفیت نزول قرآن و بدء و انتهاے نزول قرآن' (قرآن آنحضرت صلعم پر کسطرح نازل هوتا تها ' اور سب سے اول اور سب سے آخر کون سي آیت یا سورت نازل هوئي)

(۲) معرفت آیات و سور مکیه و مدنیه - (مکه میں کون کون آیتیں اور سورتیں نازل هوئیں' اور مدینے میں کون ؟)

(۳) معرفت اوقات و ازمنهٔ نزول - (یه آیتیں اور سورتیں کس وقت نازل هوئیں ؟)

(۴) معرفت مقامات و اماکن نزول - (کهاں اور کس مقام پر نازل هوئیں ؟)

(۵) معرفت جمع و ترتیب قرآن - (قرآن کسطرح جمع و مرتب هوا ؟)

(۶) معرفت تعداد سور و آیات و کلمات قرآن - (قرآن میں کتني سورتیں' کتني آیتیں اور کتنے حروف هیں ؟)

(۷) معرفت مجمل' و بین' و مفید و مطلق' و عام و خاص' و منطوق و مفهوم' و محکم و متشابه قرآن -

(۸) معرفت اقسام دلائل قرآن -

(۹) معرفت طرق مخاطبات قران -

(۱۰) معرفت حصر و تخصیص و ایجاز و اطناب قرآن - وقس علی ذلـک -

(علوم متعلقهٔ قران)

علماے اسلام نے قران مجید کے متعلق جو خدمات انجام دیے هیں اوسکي عملي دلیل یه هے که اونهوں نے قران مجید کے هر شعبه کے متعلق اتنے علوم مدون اور اسقدر کتابیں تصنیف کردي هیں که اونکا حصر بهي مشکل هے - کشف الظنون اور فهرست ابن ندیم میں سینکڑوں علوم و تصنیفات متعلقهٔ قران کا ذکر هے' جو آج بالکل ناپید هیں ' تاهم تلاش و جستجو سے جن علوم وتصنیفات کا پته ملتا هے' وہ حسب ذیل هیں :—

رسوم القران ' تجوید القران ' اعراب القران ' مصادر القران ' افراد القران و جمعه ' مفردات القران ' غرائب القران ' معاني القران ' اعجاز القران ' مجاز القران ' تشبیه القـران ' امثال القـران ' امثلة القـران ' بدائع القـران ' اسباب النـزول ' مبهمات القـران ' متشابه القـران ' اقسام القران ' مناسبـة الایات و السور ' مطالـع القـران و مقاطعـه و فواتح السور ' اعلام القران ' ناسخ القران و منسوخه ' مشکلات القـران ' حجج القران ' احکام القران ' جوهر القران ' نجوم القران -

ان تمـام علوم کے متعلق دو قسم کي تصنیفـات هیں ' ایک وہ جن میں ان تمام علوم و مسائل سے ایک هي کتاب کے مختلف ابواب میں بحث کي گئي هے ' اور باختصـار وہ ان تمام مباحث پـر مشتمـل هیں - اس صنف تصنیفات کو هم نے " جوامع علوم قران " دوسري قسم اون تصنیفات کي هے جن میں ایک ایک علم اور ایک ایک مبحث سے مستقلاً بحث هے اور وہ صرف ایک هي علم یا مبحث کے مختلف انواع مسائل نکات اور فوائد کو جامع هیں -

(جوامع علوم القران)

دنیا میں هر شے اپني بسیط اور سادہ حالت سے شروع هوتي هے اور پهر رفته رفته ایک شاندار ترکیبي حالت تک پهنچ جاتي هے - علوم قران کے متعلق بهي ابتدائي کوششیں انفرادي علوم و مسائل سے شروع هوئیں' اور ایک مدت کے بعد وہ تکمیل کو پهونچیں - یهي سبب هے که علوم قران کے متعلق منفردہ تصانیف دوسري صدي میں موجود هوگئي تهیں ' لیکن جوامع تصنیفات کا سراغ همکو سب سے پہلے پانچویں صدي میں ملتا هے - هم جوامع علوم قران کا پهلا مصنف علي بن ابراهیم الحوفي المتوفي سنه ۴۳۰ کو جانتے هیں ' جنکي تصنیف کا نام علوم القران هے' اسکے بعد شیخ مکی بن

ابي طالب المتوفی سنه ۴۳۷ کي " الهداية الى بلوغ النهايـة " کا نام لينا چاهيے ' مصنف نے يه کتاب ۷۰ جزء ميں معاني و انواع علوم قران پر لکهي هے اس باب ميں تيسري تصنيف موسس فن بـلاغت امـام عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ۴۷۵ کے تلميذ رشيد ابو عامر فضل بن اسماعيل جرجاني کي البيان في علوم القران هے ' اسکے بعد ابو موسی محمد بن ابي بکر اصفهاني المتوفي سنه ۵۸۱ کي مجموع المغيث في علم القران و الحديث - يه پهلا شخص هے ' جسنے علوم قران و حديث پر يکجا کتاب لکهي - علامه ابن جوزي المتوفي سنه ۵۹۷ کي " فنـون الافنان في علوم القران " بهي اس فن کي ايک مبسوط تصنيف هے - بديع الدين احمد بن بکر بن عبـد الـوهاب القزويني المـوجود سنه ۶۲۵ کي الجامع الصريز الحادي معلوم کتاب الله العزيز اپني دلالت عنوان کے لحاظ سے ايک قابل قدر کتاب معلوم هوتي هے ' اسي موضوع پر جمال القراء و کمال الاقراء علم الدين ابوالحسن علي بن محمد سخـاوي المتـوفي سنه ۶۴۳ کي بهي تصنيـف هے جـو قراءت وقف و ابتداء ناسخ و منسوخ وغيره مباحث قران پر مشتمل هے - محمد بن عبد الرحمان بن شامه المتـوفي سنه ۷۰۸ کي المرشـد الوجيز في علوم متعلق بالقران العزيز بهي اس فن ميں ايک کتاب هے ' ليکن ان تمـام تصنيفـات سے بهتـر بدر الدين محمد بن بهادر زرکشي الـمتوفي سنه ۷۹۴ کي " البرهان في عـلوم القرآن " جس ميں ۴۷ مختلف حيثيات سے قران مجيد کے متعلق مباحث هيں ' اسکے بعد قاضي جلال الدين بليقي المتوفي سنه ۸۲۴ کي مواقع العلوم من مواقع النجوم هے - اس کتاب ميں چهه فصول کے تحت ميں قران مجيد کے مختلف پچـاس مبـاحث و فنون هيں - سنه ۸۵۶ ميں محي الدين محمـد بن سليمـان کامنجي نے " التيسر في علم التفسير " کے نام سے ايـک چهوٹا سا رساله لکهـا جسپر گو کامنجي کو فخر تها مگر اسـلام کو فخر نه تهـا - سب سے آخر ليکن سب سے جامع اور بهتر اس باب ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنه ۹۱۰ کي " الاتقان في علـوم القران هے " جسميں ۸۰ ابواب کے تحت ميں علوم قران کے متعلق ۳۰۰ سے زائد مباحث هيں اور حقيقت يه هے که اگر حسب عـادت سيوطي نے موضوع و ضعيف احاديث و روايات کو اسميں جگهه ندي هوتي تو کتبخانۂ اسلام کي يه ايک بے نظير تصنيف هوتي -

يه تصانيف مذکوره جيسا هم نے پہلے لکها هے جوامع علوم قران پر مشتمل هے - آينـده سطـور ميں هم ايک ايک فن کا ذکر کرتے هيں ' جسميں به ترتيب (۱) کتابت و قراءت قران (۲) الفاظ قران (۳) معاني قران (۴) مقدمات مقاصد قران اور (۵) مقاصد قران پر گفتگو هوگي -

(رسـوم القـران)

نزول قران کے بعد قرآن کے متعلق سب سے پهلا کام يه تها که قلم سے اوسکو لکها جاتے ' اور زبان سے ادا کيا جاے - نوع اول کا نام " رسوم القران " هے جسميں قران مجيد کے اصول کتابت اور طريقۂ تحرير سے بحث هوتي هے - يه ممکن تها که جسطرح عربي زبان کي تمام کتابيں لکهي جاتي هيں اوسيطرح قران بهي لکها جاتا ' اور عهد بعهد اصول خط عربي ميں جو تبديلياں هوئيں اون سے کتابت قرآن ميں بهي کام ليا جاتا ' ليکن مسلمانوں نے بسلسلۂ حفظ قران ضروري سمجها که جو لفظ عهد قديم نبوي ميں جسطرح لکهديا گيا هے اوسيطرح باقي رکها جاے ' تا که مسلمان نه صرف يه دعوی کرسکيں که الفاظ قران محفوظ هيں ' بلکه يه بهي دعوی کرسکيں که خط و رسوم قران بهي محفوظ هيں -

عملاً مسلمانوں نے اس فن کو عهد نبوت سے اسوقت تـک باقي رکها هے ' کيونکه قران کو باوجود کثرت نسخ هميشه اوسي رسم خط ميں لکها جسميں صحابه نے قران عام مسلمانوں کو سپرد کيا - تدوين فن کے لحاظ سے اس باب ميں سب سے پہلي تصنيف حسب معلومات موجوده ' ابو عمرو عثمان بن سعيد الداني المتوفي سنه ۴۴۴ کي تصنيف " الاقتصاد في رسم المصحف " اور " المقنع في رسم المصحف " هے ' المقنع ميں باختصار مصاحف بلاد اسلاميه کے مختلفه و متفق خطوط ' اور قران ميں زير و زبر اور نقطے لگانيکي کيفيت کا بيان هے - علمـاے اسلام نے اس تصنيف کي بڑي قدر کي - ابو محمد قاسم بن فيره شاطبي المتوفي سنـه ۵۹۰ نے بنظر تسهيل حفظ اسکو ايک قصيدۂ رائيه ميں نظم کر ديا - اس رساله کا نام " عقيله اتراب القصائد " هے - برهان الدين ابراهيم بن عمر جعبري المتوفی سنه ۷۲۳ نے اس قصيده کي بنام " جميلة ارباب المراصد " علم الدين علی بن محمد سخاوي المتوفي سنه ۶۴۳ نے بنام " الوسيله الى کشف العقيله " شهاب الدين احمد بن محمد بن جباره المرداوي المقدسی المتوفي سنـه ۷۲۸ محمد بن قفال شاطبي تلميذ سخاوي اور احمد بن محمد بن شيرازي کازروني نے سنه ۷۹۸ ميں اور ابو البقا علي بن القاصح المقري المتوفي سنه ۸۰۱ نے بنام " تلخيص الفوائد " اور نيـز نور الدين علي بن سلطان هروي المتوفي سنه ۱۰۱۴ نے بنام " الهبات السنية العليه على ابيات الشاطبية الرائيه فى الرسم " مبسوط و مختصر شرحيں لکهيں -

متاخرين ميں خطيب الروم سنه ۹۵۹ کي " رسوخ اللسان في حروف القرآن " اور ابو العباس مـراکشي کي " عنوان الدليل في مرسوم خط التنزيل " کار آمد رسائل هيں ' هندوستان ميں مولانا بحر العلوم المتوفی سنه ۱۲۲۶ هجري کا مختصر فارسي رساله " رسم مصحف " اکثر قرآن کے حاشيوں پر چهپا هے -

(تجويد القرآن)

يعني قران مجيد کا صحيح مخـارج حروف و تلفظ سے حسن ترتيل کے ساتهه ادا کرنا - تجويدکو قران کے ساتهه وهي نسبت هے جو نشيد و غنا کو زبور کے ساتهه ' تاهم يهود و مسيحي اسکو کوئي فن نه بنا سکے ' اور مسلمانوں نے اسکو بهي ايک فن بنا ديا هے - سيکڑوں ماهر اور امام اس فن کے ازمنۂ مختلفه ميں ممالک اسلام ميں پيدا هوے ' اور اب تـک موجود هيں ' ممالـک عربيه ميں عموماً اور هندوستان ميں کهيں کهيں باقاعده اسکي درسگاهيں هيں ' جهاں بواسطۂ اساتذۂ فن و مدونه قواعد و اصول تجويد کي اب تـک خلفاً عن سلف تعليم هوتي چلي آئي هے -

تدوين فن کي حيثيت سے اس فن کے سب سے پہلے مصنف موسی بن عبيد الله خاقاني بغدادي المتوفي سنه ۲۲۵ هيں ' اسکے بعد مکي بن ابی طالب قيسي المتوفي سنه ۴۳۷ کي کتاب رعايه لتجويد القراءة تصنيف هوئي - اس فن کي مقبول ترين تصنيف محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ۸۳۳ کي مقدمۂ جزريه منظومه هے -

بڑے بڑے علما نے اسکي شرحيں لکهي هيں ' مثلاً زين الدين ازهري المتوفي سنه ۸۷۰ خالد بن عبد الله ازهري المتوفي سنه ۹۰۵ ' ابو العباس احمد بن محمد قسطلاني المتوفي سنـه ۹۲۳ شيخ الاسلام زکريا انصاري المتوفي سنـه ۹۲۶ ' شمس الدين دلجي شارح شفـا المتوفی سنـه ۹۴۷ ' مولی عصام الدين طاشکبري زاده المتوفي سنه ۹۶۸ ' رضي الدين ابن الحنبلي الحلبي المتوفي سنه ۹۷۱ ' برهان الدين جعبري المتوفي سنه ۶۶۳ کي " عقود الجمان في تجويد القران بهي اسي فن کي تصنيف هے -

(البقية تتلى)

مذاكرهٔ علميّه

اثـــار عـــرب

موجودہ ترقيـــات بحريه اور تمـــدن اسلامي

(٣)

مجهه سے يه نهيں هوسكتا كه ساحل كو چهوڑ كے عرب كے ساتهه هولوں اور پہلے يه بيان نه كردوں كه جب انكے قدم ان سواحل ميں جمگئے تو انهوں نے دارالصناعه (كارخانههاے جهاز سازي) بناے جيسا كه ميں نے ابهي تونس اور مصر كے متعلق بيان كيا هے -

اسي دارالصناعه كے لفظ كو اطاليوں نے Darsena بنايا - اسوقت تو وہ مثل اهل اسپين اور اهل پرتگال كے يهي كهتے تهے مگر بعد كو عجب عجب رنگ بدلے - Darsena كو Tarzana كيا ' پهر Arzana بنايا ' پهر Arsenale بولنے لگے - چنانچه اسوقت سے آج تك يه آخري لفظ هي استعمال كرتے هيں -

فرانسيسيوں كا لفظ Arsenal اسي اطالي لفظ سے ماخوذ هے -

جب محمد علي اول خديو مصر نے مصر كي عنان حكومت اپنے هاتهوں ميں لي ' تو اسے نظر آيا كه مصر كي سياسي زندگي ايك عمده بيڑے كے بغير ناممكن هے - اس نے اسكندريه ميں ايك كارخانه قائم كيا اور اسميں بهت سے ترك ' اطالي ' اور انكے علاوه ديگر بني الاصفر ارباب صناعة كو ملازم ركها - يه گويا يورپ كا ايك مقابله تها جو مثل اسلاف بعيد اولوالعزم كے همارے يه قريبي اسلاف كرنا چاهتے تهے ' اور اس طرح انهوں نے وہ عربي لفظ جو يورپ كو ديا تها ' پهر واپس لے ليا - ليكن افسوس كه يه واپسي خالص اور اصلي حالت ميں نهوئي - اسكے اصلي خط و خال ضائع هوچكے تهے - چنانچه وهي لفظ اب " ترسانه " كي صورت ميں تركوں كے ذريعه آيا ' اور ترسانه كے بدلے پهر " ترسخانه " هوگيا جو در حقيقت ايك قسم كا مبالغه هے - مگر سامع كو گمراه كرنے يا حقيقت كے مٹانے كيليے !

يه دونوں لفظ اب عام طور پر عوام و خواص بولنے لگے هيں ' اور انكي تصحيح بهت مشكل هوگئي هے ' حالانكه اطالي آج تك اور (يقيناً آج كے بعد بهي) Darsena كهتے هيں - اگرچه كارخانهٔ جهاز سازي كے ليے نهيں بلكه جوف بندرگاه كے اس حصے كے ليے جسميں مرمت طلب جهاز آلات و اسلحه سے خالي كرنے كے بعد باندهے جاتے هيں - تاهم لفظ كا تلفظ نسبتاً صحيح هے -

* * *

دارالصناعة كا اصلي فرض كيا هے ؟

جهازوں كا بنانا اور انميں جو " عوار " يعني نقص پيدا هو ' اسكي مرمت كرنا -

يورپ نے اس دوسرے لفظ " عوار " كو بهي ليا ' اور Auarit بنا ليا ' پهر اسكا اطلاق نقصان كي تمام قسموں پر كرنے لگے ' خواه وہ جهاز ميں هو يا سامان تجارت ميں يا كسي اور شے ميں !

يه معلوم هے كه جهازوں كے بنانے ميں قلفا كے ليے اس شے كي كي ضرورت هوتي هے جسكو هم " قلفطه " كهتے هيں - اس لفظ كا بهي وهي حال هوا جو " دار الصناعه " كا هوا تها -

اهل يورپ كے اسلاف نے دار الصناعه ميں مسلمان كاريگروں كو ديكها كه " قلافه " ميں مشغول هيں تو كها : Calfa (جو عربي لفظ قلف سے ماخوذ هے) -

پهر اسميں اپنے يهاں كي علامت مصدر اور علامت مصدر سے پہلے تاء لگادي تاكه دونوں ساكنوں ميں ايك ذريعهٔ نطق پيدا هو جائے ' جسطرح كه وہ حالت استفهام ميں كهتے هيں : A-t-il

اهل عرب كے اسلحهٔ ناريه چهٹي صدی هجري ميں

پيرس كے كتب خانے ميں يه مرقع محفوظ هے - ان ميں دكهلايا هے - كه فوج جنگ كيليے جارهي هے

تاج العروس ميں هے : " قلف السفينة قلفا " يعني اسكے تختوں ميں سوراخ كركے انهيں كهجور كي چهال سے سيا اور انكي درازوں ميں روغن رفت بهر ديا - حاصل مصدر " قلافت " بكسر القاف هے -

* * *

هر بيڑے كے ليے ايسي كشتياں ناگزير هيں جو مال و اسباب وغيره اٹهائيں - ان ميں سے بعض وہ هيں جنكو هم " نقالات " (Transports) كهتے هيں ليكن اسلامي بيڑوں ميں يه خدمت " قراقيرا " انجام ديتي تهيں - " قراقيرا " قرقور كي جمع هے - اطاليوں نے اس لفظ كو ليا اور كها : (Carraca) فرانسيسيوں نے اسي كو ليا اور (Carraque) كها - اصل و فرع ميں جو بعد نظر آتا هے اس پر آپ تعجب نه كريں كه ايك لفظ جب ايك زبان سے دوسري زبان ميں جاتا هے تو اكثر نهايت بعيد و ابعد اصوات و معاني پيدا هوجاتے هيں - و لتعلمن نبأه بعد حين -

آپ جب يه معلوم كرينگے كه پرتگالي اسي كشتي كا نام Carcara ركهتے هيں تو آپكے نزديك ميري صداقت ثابت هوجائيگي -

هم نے آجكل يه لفظ ان سے واپس ليليا هے مگر ايك فرنگي مآب شكل ميں - هم " كرالة " كهتے هيں جو اطاليوں كے Carraca

سے ماخوذ ہے مگر ایک دوسري قسم کي کشتیوں کے لیئے جو نہر ' تالاب ' خلیج ' اور بندر گاهوں کے اندر سے مٹي اور ریت نکالنے کے لیے استعمال کیجاتی هیں ' اور جو اس کشتي کي طرح هیں جنکو فرانسیسی (Pargne) کہتے هیں -

* * *

هر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں بهي ضروري هیں جو گهوڑوں کے لیے مخصوص هوں - یهي کشتیاں هیں جنکو " طرائد " (جمع طریدہ) کہتے تهے - یورپ نے یہ نام بهي لے لیا - اطالیوں نے کہا (Tarida) - پهر (Tareta) کردیا فرانسیسیوں نے اسکو (Tartane) کہا مگر ان مخصوص بادباني کشتیوں کے لیے جو بحر ابیض متوسط میں عرب کے طرف چلتي هوں -

بیڑے کے متعلقات میں " فلائک " (جمع فلوکہ) بهي هیں - اسي لفظ کو اطالیوں نے (Feluca) بنایا اور فرانسیسیوں نے (Filauque)

اسیطرح " شباک " بهي بیڑے کے متعلقات میں سے ہے - اطالیوں نے اسکو (Scibecco) کہا اور فرانسیسیوں نے (Chebco) -

بیڑے کي متعلقہ کشتیوں میں " قوارب " بهي هیں (قوارب جمع ہے قارب کي) اسکو انہوں نے (Corvette) کہا جو انکے واحد قارب کي ایک متغیر شکل ہے -

مجهے ابهي " ثلمندیات " کے متعلق کہنا باقي ہے جسکا ذکر بیڑے کے جہازوں میں کرچکا هوں - اسکا واحد " ثلندي " ہے - لاطیني زبان میں اسکو (Chalandime) بنایا گیا ' روس نے اسکو (Schelanda) کہا - اطالیوں نے (Scialanco) اور فرانسیسیوں نے (Chaland) -

یہ لفظ بهي هم نے اب ان سے واپس لے لیا ہے اور ازراہ تعریب و تغریب اسکو " صندلي " کہتے هیں - یہ نام اب مع اپني ان تمام تعریفات کے جو انکے یہاں اور همارے یہاں هولیں ' ان خاص قسم کي کشتیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو مال لاتي اور لیجاتي هیں ' جیسے " مواعین " جو جمع ہے ماعون کي کہ اسکو بهي فرانسیسی (Mahann) اطالي (Maona Mahona) اور (Maganne) کہتے هیں -

* * *

آئیے ' ذرا پهر دریا کي طرف لوٹیں - کبهي ایسي هوائیں چلتي هیں جنهیں بیڑے پسند نہیں کرتے ' اور موجیں اس طرح انهیں الٹ دیتي هیں کہ نوتیہ یا نو اتیہ (Nauronniet) (یعني ملاح) کو سخت مصیبت کا سامنا هو جاتا ہے -

ان موجوں کے سخت تلاطم کو " هول " یا " هولہ " کہتے هیں - فرانسیسي اسے houle بنا کر موج کیلیے کہنے لگے جو پہاڑ کي طرح بلند هو - کبهي اسکو وہ هوا الٹ دیتي ہے جو " مشرق " کي طرف سے چلتي ہے - یہ دوسرا نام (یعني مشرقي) فرنگیوں کے حافظے میں رهگیا - پس اطالیوں نے کہا : Scirocco - پهر بنایا : Sirroco - پهر اسکے بعد Scilocco مشہور هوا - فرانسیسیوں نے اسے پہلے Siococo کیا پهر Sicoo -

یہ تمام نام در حقیقت لفظ " شرق " اور " شروق " هي سے ماخوذ هیں -

اب لفظ " موسم " پر غور کرو ! اهل فرانس و انگلستان نے اسے Mausson اور اطالیوں نے Mansone بنایا -

اسپر تعجب نہ کیجیے کہ آخر لفظ میں انہوں نے میم کي جگهہ نون رکها ہے - ایسي تبدیلیاں اختلاف لب و لهجہ کا نتیجہ هیں - کیا آپکو معلوم نہیں کہ شہر " سواکن " کو وہ Sauakim کہتے هیں حالانکہ سواکن کے آخر میں نون ہے ؟

* * *

اب هم پهر بیڑے کي طرف عود کرتے هیں ' اور کہتے هیں کہ دریا میں بیڑے پر جو کچهہ گزرنا تهي وہ گزرا - اسکے بعد وہ بندرگاہ میں داخل هوا ' اور بہ سبب کپتان کي ناواقفیت کے ایک شعب سے ٹکرا گیا - اس پر اهل یورپ نے اسے پکي سڑکوں کے ساتهہ تشبیہ دیکر Recif کہا (کیونکہ مولدین عرب پختہ راستوں کو رصیف کہتے هیں - اسي رصیف سے Recif بنایا گیا ہے - الهلال)

اب بیڑا اس جگهہ پہنچ گیا جہاں وہ هواؤں کي پریشاني اور موجوں کي طوفان خیزي سے مامون و محفوظ تها - اس جگهہ کو اهل اسپین و پرتگال نے Cala کہا ' اور فرانسیسیوں نے اسي لفظ کو جوف کشتي کے لیے استعمال کیا - اسکي اصل ایک عربي لفظ " کلا " سے مشتق ہے جسکے معني حفاظت و حراست کے هیں - و هذا کما تری -

* * *

بیڑے نے کیا کیا ؟

جنگ کے لیے صف بندي کي اور منجنیق نصب کي - " منجنیق " ایک یوناني لفظ ہے جسکو عربوں نے ملحق کرلیا اور اسمیں نون داخل کردیا تاکہ انکے اوزان کے تحت میں آجاے -

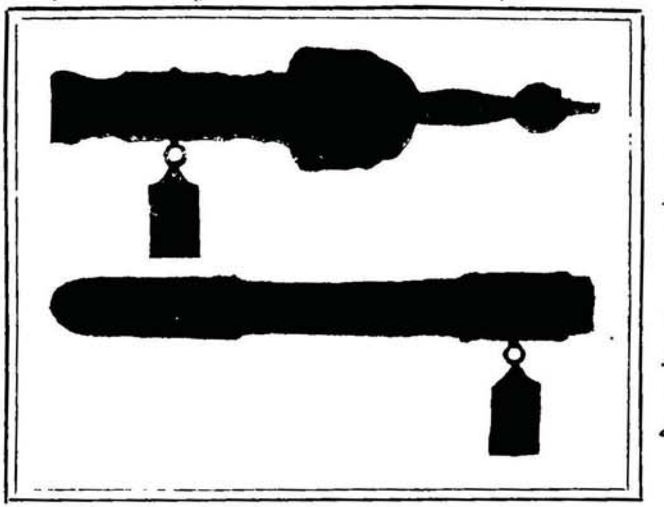

ابو عبد اللہ محمد بن علي صاحب غرناطہ کي تلوار (۸۹۷ هجري) جو اندلس کا آخري عرب فرمانروا تها -
یہ پیرس کے قومي کتب خانے میں اب تک محفوظ ہے -

اهل مغرب کي عادت یہ تهي کہ فاء اور قاف کے اوپر اور یاء کے نیچے جبکہ وہ مفرد هوں یا کسي لفظ کے آخر میں هوں ' نقطے نہیں دیتے تهے ' کیونکہ ان صورتوں میں التباس و تشابہ کا خوف نہ تها - پس اگر هم یہ سونچیں کہ بعض اشخاص نے اس آلے کا نام بغیر نقطوں کے لکها هوگا اور فرض کریں کہ آخري حرف کا نچلا حصہ کسیوجہ سے مٹگیا اور وہ " منجننو " هوگیا تو اسکے بعد صاف واضح هوجاتا ہے کہ رومن حرفوں میں Mangannoan دراصل منجنیق هي کي ناتمام صورت ہے اور وہ یوناني سے نہیں بلکہ اندلس کے عربوں کے واسطے سے آیا ہے - کیونکہ اگر ایسا نہ هوتا تو اسکي موجودہ صورت عربي سے زیادہ اصل یوناني سے قریب هوتي - وہ لوگ " منجنو " یعني نون کو غیر مشدد پڑهتے هیں اگرچہ لکهتے دو مرتبہ هیں - یهي وہ نام ہے جو فرانسیسیوں کے یہاں منجنیق کے لیے ہے -

* * *

میں نے دریا اور جنگ کا اسقدر ذکر کیا کہ آپ لوگ تهک گئے هونگے ' حالانکہ آپکو جنگ سے کیا دلچسپي ؟ آپ تو امن پسند اور اهل امن هیں اور جنگ و جدال کے میدان تو اب دوسروں کے سپرد کردیے گئے هیں - اچها تو کیا یہ بہتر نہیں کہ سر زمین عراق

بريد فرنگ

ارض مقدس

صليبي اميـدوں کا عود !

هرا‌ے وان کرچنهيم Her Von Kirchenheim نے جرمني کے ايک مقتدر رسالے ڈيوش ريويو Deutxhe Revue ميں ايک مضمون شائع کيا هے جسکا عنوان " ارض مقدس " هے -

اس مضمون ميں اس سوال پر بحث کي هے که بيت المقدس کس کے پاس رهنا چاهيے ؟

پهر خود هي اس سوال کا جواب ديا هے که نام نهاد مشرقي سوال ميں سب سے زياده اهم سوال ارض مقدس هي کا هے -

اسکے بعد مقاله نگار لکهتا هے :

" قسطنطنيه ايک ايسا درخشنده گوهر بے بها هے جسکے قبضے سے فوجي ' سياسي ' اور اقتصادي اهميت حاصل هوسکتي هے - ليکن بيت المقدس بهی وه دوسرا لعل جهاں قيمت هے جسکے حاصل کرنے کے واسطے جنگهاے صليبي کے خونريز کارنامے اور رچرڈ شير دل اور عديم المثال صلاح الدين نے معرکے صفحۂ تاريخ پر خوني حروف ميں اب تک ماتم سرا هيں ' اور گذشته ستر سال سے بهي يهي خاک مقدس جنگ و فسادات کا سبب اصلي بني هوئي هے -

بيت المقدس اور فلسطين کے مستقبل کا سوال اگرچه بهت طوفاں خيز نه هوگا مگر يه ضرور هوگا اله ماهرين سياست اسکے حل کي طرف بهت جلد متوجه هونگے -

[بقيه صفحه ۱۰ ۴]

کا رخ کريں ' اور ايک با امن و امان ' شهر امن ' مدينة السلام ' شهر ابي جعفر منصور ' يعني بغداد ميں داخل هوں ؟

ابو جعفر منصور کا يه شهر هارون اور مامون خصوصاً متوکل کے زمانے ميں ايک دنياوي جنت تها - يهاں ايک شاعر ابو العبر نامي رهتا تها - اسکے عجيب و غريب حالات هيں - بلکه وه تو ان ديوانوں ميں سے هے جنکي مثاليں دنيا ميں بهت کم هوتي هيں - تاريخ و ادب کي کتابوں نے اسکے حالات کي تشريح کي کفالت کي هے -

يه شاعر هر سال اپنے نام کے ساتهه ايک حرف بڑها ليتا تها ' يهاں تک که اسکا نام اتنا بڑا هوگيا : " ابو العبر طرد طيل طليري بک بک بک " متوکل اسکو حرير کا کرته پهناتا تها اور منجنيق ميں بٹها کے دجله کے اندر پهينکديتا تها - جب منجنيق اسکو هوا ميں پهينکتي تو وه چلاتا : الطريق الطريق (راسته دو راسته دو جيسے اردو ميں کهتے هيں هٹو بچو - الهـلال) اور اسي طرح چلاتا هوا پاني ميں گر پڑتا تها - پهر غواص آتے تهے اور اسکو نکال ليتے تهے -

خليفۂ متوکل کے محل ميں ايک " زلاقه " تهي (وه جگه جهاں سے آدمي پهسل پڑے) يه " زلاقـه " توبوجان (Tobogan) سے کسي قدر مشابه تهي جو اسوقت مصر جـديد ميں موجود هے - خليفه کے حکم سے اس پر لوگ چڑهتے تهے ' پهسلتے تهے - اور پهسلتے پهسلتے جب حوض ميں گر پڑتے تهے تو خـليفه جال ڈالکے انهيں نکالتا تها - جيسے مچهلياں پکڑي جاتي هيں !!

اسي کے متعلق شاعر کهتا هے :

يامر بي الملك - فيطرحني في البرک
بادشاه اپنے حکم سے مجهے حوض ميں ڈلوا ديتا هے
ثم يصطـادني - کانـي من السمـــک
پهر مجهے شکار کرتا هے گويا ميں بهي مچهلي هوں !

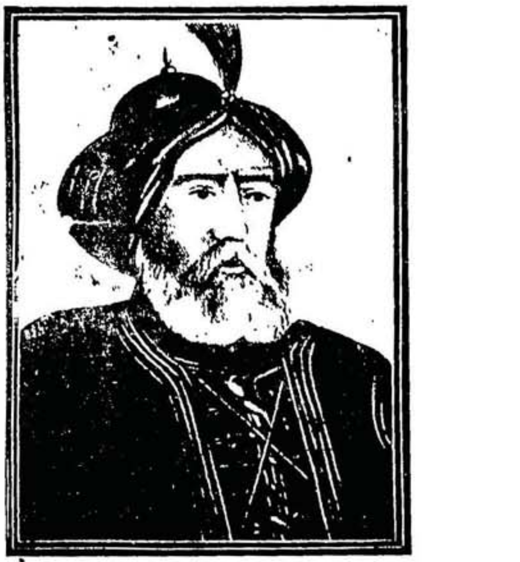

سلطـان صـلاح الدين فاتح حروب صليبيه
نور الله مرقده

يه تصوير ايک قديم ترين مرقع کي هے جو آثار عتيقهٔ قسطنطنيه ميں محفوظ هے -

" سنه ۱۸۴۱ ع ميں مولتـک (۱) نے ايک مفصل تجويز شائع کي تهی - اسميں بحث کي گئي تهي که ارض مقدس کو ايک جرمن رياست اور بيت المقدس کو ايک جرمن شهر بنا ليا جاے - اس تجويز کي رو سے ايک قلعه ' کچهه فوج ' اور سمندر تک بے دغدغه جانے کيليے ايک راسته قائم کرلينا حصول مقصد کے اهم الامور تهے - اسکے بعد اندروني انتظام سلطنت کا مسئله تها جسکو آجکل مغربي يورپ کا ساخته و پرداخته سمجها جاتا هے "

صاحب مضمون کي راے ميں دول يورپ کو اس سے زياده بهتر مفيد ' اور عمده راے نهيں مل سکتي که وه ' جرمني کے حقوق کو ارض مقدس ميں تسليم کر ليں - ليکن پهر يه سوال هوتا هے که دول بهي اسکو منظور کر لينگي که جرمني کو اس ملک پر قبضه دلادے ؟ اسوقت ايک نهايت عمده موقع هے خصوصاً انگلستان کے ليے که وهاں جرمني کي خواهشونکو پورا کرے "

پهر وه تجويز پيش کرتے هيں :

" اول اس امر کي کوشش کرني چاهيے که اس حصۂ ملک کو غير جانب دار مشهور کيا جاے - اسطرح ارض مقدس کے تمام مسائل صرف حل هي نهيں هو جائنگے بلکه جنگ کے خطرات بهي جاتے رهينگے - هيکل مقدس اور زيارت گاهونکے متعلق جنگ پيچيده ضرور هوگي ' مگر جرمني کے دوسرے اهم ترين سوالات کا انتظام هوجائيگا "

صاحب مضمون بيت المقدس کو ايک ضلع تجويز کرتا هے جسکے حدود يه مقرر کيے گئے هيں :

" مشرق ميں جرداء تک اور جهيل جيتي سارت و بحر لوط تک ' مغرب ميں ساحل تک ' شمال ميں عکه ' اور جنوب ميں بير شعيب ' اور موجوده ضلع کے جو حدود هيں -

ايک ايسا ضلع بناديا جاے جس سے اسيکو کوئی تعلق نهو - خواه اسطرح آزاد کر ديا جاے جسطرح پورپ کا محل اور اسکي ملحقه جائداد سلطنت اٹلي کے اقتدار سے باهر هے - ايسے انتظام سے موجوده انتظام ميں کچهه زياده فرق نهيں پڑيگا - لبنان اسکے ليے اسکا ايک نمونه هوسکتا هے - يهاں ايک خود مختار سلطنت هو - اسکے آئين بالکل جدا هوں - ايک عيسائي گورنر حکومت کرے جسکو باب عالي منتخب کردے اور جسکي منظوري دول يورپ دے - اس قسم کي سلطنت بهت آساني سے قائم هو سکتي هے - يقيناً اسکے مويد ترک بهي هونگے - اس قسم کي تحريک نهايت درجه مفيد هوگي - اس سے صرف ملک کے دفاع هي کا انتظام نهيں هوگا بلکه انتظام سلطنت کے بدلنے کے بعد اقتصادي حيثيت سے بهي اس ملک ميں بهت سی اصلاحيں هوجاوينگي کون جانتا هے

مولتک سنه ۱۸ م سے سنه ۱۸۹۱ م تک زنده رها - جرمني کي فوج کي تنظيم اسي

که اس غریب ملک کے سواحل اور بازار دونوں براعظمونکی دولت سے ایک روز مالا مال ہو جائینگے ؟ "

اسي رسالے میں سنیبرٹي گیلمبرٹي (Signor T. Galimbarti) نامي ایک ممبر پارلمینٹ اٹلي تحریر کرتا ہے :

لکو سیڈ نے (Lacaussade) جو اسوقت ریویو یوروپین کا اڈیٹر تھا ' لکھا تھا کہ یورپ کي تمام جالداد بیت المقدس میں شامل کردي جائے - اور خلیفۂ مسیح کي حفاظت پچاس ہزار سپاہیونسے کي جائے ' جو تمام کیتھو لک اقوام سے جمع کي جائیگي - ترکي بالکل غیرجانب دار رہے - مصر کي آزادي کا اعلان کر دیا جائے - پھر نه مسئلۂ روم رہیگا اور نه مسئلۂ مشرق ادنی -

اســلام اور سلطنت

وہ کمزور دل کے لوگ جو پان اسلامز (عالمگیر اسلامي اخوت) کے نام سے چونک پڑتے ہیں' راونڈ ٹیبل (Round Table) کے ایک مضمون " اسلام اور سلطنت " کو پڑھیں ' جس میں نہایت واضح اور روشن طریقے سے مسلمانونکي سیاسي بے چیني کا خاکه کھینچا گیا ہے - کاتب مذکور لکھتا ہے :

" ترکونکي ہزیمت سے جو عالمگیر بے چیني اسوقت دنیاے اسلام میں پیدا ہوگئي ہے وہ مقتضاے فطرت ہے - مگر یه امر کہ ہمیشه سے باہم جنگ کرنے والے یعني شیعه و سني اپني جنگ کو اسوجه روک لینگے که وہ مغرب پر حمله کردیں ' بالکل بعید از قیاس ہے - اگر اٹلي کے سپرد طرابلس کردیا جاوے تو بہت کم امید اور قرائن ایسے ہیں که ایک عام جہاد کا اعلان ہو جو روس کو ایران سے' اور انگریزونکو ہندوستان اور مصر سے نکالکر ترکونکی سلطنت نئے سرے سے قائم کرے -

عالمگیر اخوت اسلامي ایک محض دھوکه ہے ' اس سے انسان کے جذبات کو کسی قسم کي تحریک نہیں ہوتي ' اسمیں کوئي ایسي مقناطیسی جاذبیت نہیں کہ وہ تمام منتشر اجزاے اسلام کو جمع کرکے ایک جگه پھر جمع کرسکے "

یه بیان کرکے که " ہندوستان میں اب کوئي بغاوت یا غدر اسوقت تک نہیں ہوگا جبتک که مسلمان عمدہ حکومت کے زیر سایه ہیں اور مذہبي رواداري قائم رکھي جاتي ہے" صاحب مضمون کہتے ہیں :

" مسلمان انگلستان کو سب سے بڑي اسلامي طاقت سمجھتے ہیں - اسلام کے متعلق کونسل کے کمروں میں یه گفتگو کرنا که سب سے پیچھے رہنے والي قوم مسلمانوں ہي ہے ' خود مسلمانونکے واسطے مفید ہوگا - وہ اپني پست حالت دیکھکر چونک جائینگے اور اپني نجات کا راسته آخر کار نکال لینگے - مسلمانونکو سخت صدمه اسوقت ہوتا ہے جبکه وہ یه سنتے ہیں که گورنمنٹ اُنکے جائز حقوق کي طلب کو نظر انداز کردیتي ہے ' یا ملک معظم کے وزرا سیاسي معاملات میں گفتگو کرتے ہوے اپنے مذہبي خیالات کي جھلک کو نہیں چھپا سکتے ہیں - مگر اب مسلمان اس بات کو بخوبي سمجھه سکتے ہیں که اُنکو جو کچھه حاصل ہوا ہے ' مناسب اور ایمانداري کے وسائل اختیار کرکے حاصل کریں ' اور کسي قسم کي بے جا رعایت یا فائدہ نه اُٹھائیں -

یه خیال عام ہوتا جاتا ہے که یورپین اقوام ملک گیري کي طمع دولت یا حکومت کے واسطے کرتے ہیں' بلکه حقیقت میں انکا منشا یه ہوتا ہے که علوم و فنون کي مشعل لیکر تحقیقات علم و مدنیت کو از سر نو تازہ کریں اور مشرقي اقوام کے مردہ جسموں میں تہذیب کي روح پھونک دیں "

افسوس که اس خیال کي اشاعت کے متعلق نیک خیال مضمون نگار کا حسن ظن صحیح نہیں - ایک عرصے تک اقوام یورپ کي نسبت مشرق میں یه خیال تھا ' مگر اب برقعه اُلٹ چکا ہے اور جو صورت نظر آئي ہے وہ بہت نفرت انگیز ہے -

المراسلة والمناظرة

اتحــاد فیمــابیـن شیــعه و سنــی

قربانت شوم - امیدوارم که پیوسته آقات بر مسند نوع پروري و وطن خواهي و اسلام پرستی متکي و برقرار باشید -

بعد جسارۃ عرض مي شود که این بندہ ضعیف قریب دو ماہ ست که بتوسط دوست عزیزے از قرائت جریدہ فریدہ الهلال مشرف میشدم ولي اکنون یک دو نمرہ است که بعکس باعث غم و اندوہ گردیدہ ' و اینهم براسطه درج فرمودن معاجه و مناظرات یا اتحاد شیعه و سني است -

چه قدر جاے افسوس است ' زیرا که علما و پیشوایان ملل سائرہ از نکو ساختن کار زمین بکلي فارغ شدہ و اکنون به آسمان و سیارات پرداخته و مشغول اند ' لکن ازانطرف ما مسلمانان هم به بینید که از صقلیه و قبرس و قرناطه و اندلس و و' و' و' - و از طرف دیگر مصر و اسکندریه و مراکش بلکه تمام افریقه' و از طرف دیگر تمام هند و بخارا و خیوہ و شیروان وقیران تا برسد بدیوار چین' و از طرف دیگر بلغار و سرویا و البانیا ...... بازهم اکتفا نکردیم و در مرتبه مشغول شدیم تا طرابلس و سلانیک !

اکنون پرداخته ایم به بقیة السیف یعني دولت عثماني و ایران و افغانستان - باوجودیکه همه چیز مي بینیم و میشنویم ' باز دست غرض بر نداشته - اگر در واقع معني اتحاد و برادري همین است که آقایان محترم فهمیدہ و میدانند جاے افسوس است :

حاجي بره کعبه رواں کین رہ دین ست
خوش میروي اما بہ مقصود نه این ست

خوب است ' نه اقایان محترم بفرمائید که این سیل اسلام کن و این مرض مهلک در عرب و عجم بود - باوجود آنها بکلي دست کشدند ' لکن در هندوستان هنوز تا درجۃ قوت دارد - یا این است که عرب و عجم بهتر فهمیدہ و دانسته و مصلحت وقت را ملاحظه مینمایند یا آنکه اقایان عظام که تربیت یافته بلکه تربیت کنند گان کالج ها و مدرسة العلوم ها هستند اشتباہ فرمودہ اند ؟

خوب است ' حضرت عالي در جواب آقایان بفرمائید که امروزہ مثال ما مسلمانان مثل چند برادر است که اموالے به ارث از پدر بچنگال شان افتادہ و اکنون بواسطۂ تقسیم آن باهم میجنگند - ناگاہ در بین زد و خورد جماعتے هم از دزدان براے بردن اموال حاضر و مصمم گشته - دران حال چه کنند ؟ ایا اول دزدان را از خانه بیرون و مغلوب و متفرق سازند و متفقاً حفظ اموال و ناموس نمایند یا ' انکه همین طور مشغول جنگ و جدال باشند ؟ تاوقتیکه معلوم شود که از یک طرف تمام اموال شان از کف رفته و ظرف دیگر خود شانرا تمام و نابود کردہ اند - اگر ما اکنون شق ثاني را اختیار نمائیم خیلے زود خواهیم فهمید' و انوقت هم پشیماني سودے ندارد و نخواهد داشت -

بخداے لا یزال قسم است که بر حسب این اختلافات ننگ آوري که این اوقات دارد روز بروز افزون میشود - مثلاً همین اختلاف شیعه و سني و اختلافات فیما بین قاید و پیشوایان هندوستان و جلسۂ دهلي و اختلافات داخلي و خارجي ایران و عثماني - روزے خواهد آمد که زبانم از گفتنش لال و الکن است ! !

اگر بواسطۂ این طور اختلافات نبود ' چه طوري میتوانستند با تن زندہ تشریح و پارہ پارہ بنمایند ؟ ایا نه بهمین سبب ها ست که منطقه هاے نفوذ همسایگان جنوب و شمال ایران براے خود شان

مراسلات

قرار داده اند ؟ ایا تقسیم اقتصادي مملکت اسلامي عثماني بهمین ملاحظات نیست ؟ ایا کشیدن خط آهن در ایران و عثماني براے همین جهالت و خود پسندي و اختلافات نیست ؟ اگر بخواهیم بهمیں عقیده و خیالات باطله بمانیم ' بسا خانقاه و مدارس درین راهاے خطوط ایران و عثماني پیش مي آید ' بلکه مساجد و مقامات متبرکه نیز ' ازینها هم گذشته مکه شریف و مدینه منوره دوچار خواهد شد - هرچند بکنار باشد بمیانش میاورند - اگرچه مسلمانان حس شان زیاد است و این طور امتحانات مذهبي :::::::::: بسیار داده اند و تماماً پاس کرده اند - ازانجمله است قضیه فجیعه بمباردمان گنبد مطهر حضرت ثامس الائمه و واقعه ناگوار مسجد کانپور و دعوت مستورات مسلمانان با غیرت صحیح الاعتقاد شمله در روز دوازدهم ماه رمضان المبارک و تغییر عادات و سکنات بخصوص لباس و کلاه قومي -

گر نویسم شرح این بیعد شود

چیزے که دیگر علےالنقد باقي ست ' همیں تجدید اختلاف میاں شیعه و سني ست - آں هم بذریعه اخبارات که فوري گوش زد تمام عالم گردد ' تاهرکس هرکجا که هست ' دریں فیض عظماء خود شان شریک و سهیم نماید و بواسطه جهالت و تعصب دوچار ننگ و بے شرفي و ذلت و خواري دنیا و عذاب اخرت شود : خسر الدنیا والاخرة ' ذلک هو الخسران المبین !

لکن ایں مطلب دیگر هم لازم است که جسارتاً عرض شود ' و آن ایں ست که دیه بر عاقله است ' زیرا که حضرت عالي الحمد لله بهتر از همه واقف بمواقف امروزه و سیاسیات مسلمانان کنوني هستید ' و خود را مرکز توجه عامه و خاصه ' و پیشواے عموم مسلمانان ' و طریق نجات و فلاح قرار داده اید - چرا ایں جور مطالبات نفاق آور و کدورت انگیز در جریدهٔ مقدسه الهلال درج میفرمائید که باعث خیالات برضی ' و رنجش بعضی ' و خشنودي دشمنان گردد ؟

اوقات عزیز گراں بهاے معتبر خود را باید صرف ایں طور کارها نه نمایند زیاده جسارت است امید عفو و اغماض را دارم -

(العبد سید مرتضی ایراني - سنٹرل انڈیا هارس اگر مالوا)

مدبر روشن ضمیر جریدهٔ فریدهٔ الهلال دامت ایام افاضاته

امشب در کلب نشسته مشغول خواندن صفحهٔ ۲۹ مورخهٔ ۹ و ۱۶ ماه رواں الهلال بودم که چشمم بدیں جملهٔ آتش فشاں افتاد - (خواجه غلام الثقلین صاحب کا تو یه بیان هے که ایران میں زیاده تر بهائیت اندر هي اندر کام کررهي هے) و چوں ایں یک الزام ناقابل برداشت بر ملت نجیبهٔ اثنا عشریهٔ خودم است با کمال ادب انرا تردید کرده نمیگویم که خواجه صاحب دیده و دانسته بهتان میگویند بلکه عرض میکنم که ایشان آگاهي ندارند و سزاوار نبود که بگفتهٔ یک و دو تن باور نموده آشکارا یک ملت بایں بزرگي را بد نام فرمایند - امید وارم ' بدرج ایں مختصر رفع اشتباه فرمائید - اگرچه بنده در بعضي از مطالب ایں مقالهٔ شما اختلاف کلي دارم ' ولی چوں آوردن نام شیعه و سني را درمیان مسلمانان گناه کبیره میدانم چیزے

معارف قرانیه

یک چراغیست دربنخانه که از پرتو آں
هرکجا مي نگري انجمنے ساخته اند

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني - خانپور - ریاست بهاولپور

کلوا و اشربوا ولاتسرفوا ان الله لا یحب المسرفین

همارا ایمان هے که قران مجید کا لفظ لفظ رب العالمین کا کلام هے اور صوري و معنوي صلاح و فلاح کے اسباب اسي میں موجود هیں :

جمیع العلم في القران لکن * تقاصر عنه افهام الرجال

قران حکیم کي تعلیم ایسي زبردست و صداقت لئے هوے هے که جن قوموں اور مذهبوں نے اسے علی الاعلان نهیں مانا ' انهوں نے بهي اپني کتابوں میں جو سیکڑوں سال اس سے پہلے کی هیں یا سیکڑوں سال بعد کي هیں ' اسي تعلیم کے موجود هونے کا دعوی کیا هے ' اور جو علوم عالم وجود میں نهیں آئے اور آگے آئینگے وہ قران حکیم میں موجود هیں :

رخش خطے کشیده در نکوئي
که بیروں نیست از ما خوبروي

جس آیة شریفه کو میں نے عنوان میں لکھا هے ' ایک وسیع المعاني اور جامع المعارف هے - میں اسکي تفسیر صرف تفصیلات طب کے ساتھه کرنا چاهتا هوں -

کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله یحب المسرفین - یعنے کهاؤ پیو مگر حد سے مت بڑھو ' کیونکه خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نهیں رکھتا - یعنے ابهي اشتها باقي هو که غذا سے هاتهه کهینچ لو - مانا که غذا

[بقیه پہلے کالم کا]

نمي نویسم - گذشت آن زمان که دو برادر اسلامي فریب دشمنانرا خورده بآزار یکدیگر کمر مي بستند - اکنون چوں شیر و شکر بهم آمیخته بنواے دلکش مي سرایند :

من تو شدم تو من شدي من تن شدم تو جاں شدي
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگري

خاکسار حاجي میرزا ابوالقاسم ایراني - پروفیسر فارسی مدرسة العلوم علیگڈه -

الهلال :

حقیقة الامر نه آنچنا نست که حضرة عالي تصور فرمودید - مسئلهٔ اشاعة بهائیت در ایران را محض نقلاً و روایتاً عرض کردم نه بطور حقیقت الامر - مولانا فدا حسین صاحب در مقالهٔ شیعه و سني احتجاج از سفر نامهٔ خواجه غلام الثقلین صاحب کردند و نوشتند که در قسطنطنیه مذهب شیعه روبه اشاعت و نفوذ ' و جالب قلوب اقوام عثمانیه و اتراک ست - عرض کردم که صحیح نیست ' بحالیکه روایت جناب خواجه صاحب بر عکس ایں معامله است ولو هر دو را اصلاً صحت نه باشد -

125

بدل ما يتحلل هے اور قوام معجون بدن اسي سے هے' اور يه بهي سچ هے كه انتعاش حرارت غريزي كا موجب يهي هے جيسا كه شعلۂ آتش كے ليے هيزم - ليكن واقعه يه هے كه افراط بجائے انتعاش كے بجهانے كا كام ديتي هے - جيسا كه آگ كے هلكے شعلے پر لكڑيوں كا انبار اور بجهتے هوے چراغ پر بهت سا تيل -

قانون بوعلي سينا ميں هے كه غذا اگر زياده از قدر حاجت وارد بدن هو تو وه زيادتي موجب فساد هوجاتي هے - اولاً احداث تخمه كرتي هے' بعد ازاں احداث سده' سده سے عفونت حادث هوتي هے' اور اس كميت سے ايک كيفيت غريبه كا پيدا هونا لازمي هے - جب هضم تک نوبت پهنچتي هے تو زيادتي رطوبت سے (كه غذا سے حاصل هوئي) احداث برودت بهي هو جاتا هے اور يهي برودت جمود و خمود هے -

چونكه ارواح و قوى كے روشن ركهنے كا ذريعه حرارت غريزي هي هے اور وه ضعيف هے' تو ارواح و قوى كي تازگي و لطافت قائم نهيں رهسكتي - يهي تو وجه هے كه شكم سيري ميں نزول تجليات حكمت كا نهيں هوتا - صدق ما قال رسول الله روحي فداه و صلى الله عليه وسلم : من اكل الطعام بشهوة حرم الله تعالى الحكمة على قلبه -

عبادت آخر الليل كي فضيلت اسي حكمت پر مبني هے كه معده غذا سے خالي اور ارواح دخان طبخ هاضمه سے پاک - دعاے سحري' مناجات نيم شبي' و فكر صباحي مشهور اصطلاحيں هيں - في الجمله طب فرنگ و يونان و ويدک ميں زائد از اشتها كهانا ممنوع هے -

حكيم بختيشوع نصراني هارون رشيد كے زمانه ميں دربار كا طبيب نامي تها - علي بن حسين بن واقد سے كها كه تمهاري كتاب (قرآن) ميں كوئي چيز طب سے نهيں - حالانكه علم دو هيں : علم الابدان اور علم الاديان - اسنے كها كه حق تعالى نے تمام طب كو اس آدهي آية ميں جمع فرماديا هے : كلوا واشربوا ولا تسرفوا - اسنے كها كه آپ كے رسول سے كوئي چيز طب ميں منقول نهيں - علي بن حسين نے جواب ديا كه همارے رسول نے طب كو تهوڑے سے الفاظ ميں جمع كركے فرماديا هے : المعدة كل داء والحمية راس كل دواء - يعنے معده سب بيماريونكا گهر هے اور پرهيز هر دوا كا سر هے -

بختيشوع نے كها كه سچ هے - تمهاري كتاب اور تمهارے پيغمبر نے جالينوس كے ليے كچهه بهي نه چهوڑا - اس تسليم اور اعتراف كو ديكهكر بے ساخته متنبي كا يه مصرع ياد آجاتا هے :

الفضل ما شهدت به الاعداء

يعني بزرگي وه هے جسكي دشمن بهي شهادت ديں !

عارف شيراز نے گلستاں ميں لكها هے كه بعض ملوک نے ايک طبيب كو پيغمبر آخر الزماں كي خدمت ميں ارسال كيا' وه مدت تک ٹهرا رها مگر كسي نے اسكي طرف رجوع نه كيا اور نه دوا پوچهي تنگ آكر حضرت كي خدمت ميں شكايت كي - ارشاد هوا كه يه لوگ اسوقت غذا كرتے هيں جب اشتها صادق هوتي هے' اور چهوڑ ديتے هيں جبكه اشتها باقي رهتي هے - پس يه مريض نهيں هوتے - يه روايت كتب حديث ميں هماري نظر سے نهيں گذري ليكن اسميں ايک نكته نهايت جيد هے -

بعض تاريخوں ميں ديكها هے كه نوشيرواں كے پاس چار طبيب عراقي' رومي' هندي اور حبشي جمع هوے - اوسنے پوچها كه كونسي دوا هے جسكے استعمال سے مرض نهونے پائے ؟ عراقي نے كها كه تين جرعه پاني گرم كا على الصباح پينا - رومي نے كها كه هر روز حب الرشاد بقدر كف دست كهانا - هندي نے كها كه تين هليله سياه كا روزانه استعمال -

حبشي نے كها كه پاني گرم معده كو ڈهيله كرتا هے اور گرده كي چربي كو پگهلاتا هے - حب الرشاد مهيج صفرا اور هليلۂ سياه مهيج سودا هے' پس وه دوا كه جس سے دوسري دوا كي حاجت نهيں پڑتي يه هے كه غذا بعد بهوک كے كهائي جائے' اور سير هونے كے قبل چهوڑدي جائے - سب نے كها سچ هے :

ثلاثة مهلكات للانام * و داعيه الصحاح الى السقام
دوام مدامه و دوام وطى * و ادخال الطعام على الطعام

حاصل كلام يه كه فيصله وهي هوا جو قرآن مجيد نے كيا هے كه كلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفين - اب ديكهنا يه هے كه حد سے تجاوز كرنا اور اندازے سے آگے بڑهنا مضر كيوں هے ؟ اور مضرت كيا هے ؟ هاں حديث شريف ميں آيا هے كه حرص و هوس سے طعام كهانے والے كا دل حكمت سے محروم كر ديا جاتا هے' اسكا سبب يه هے كه اشتها سے زياده كهانے ميں بدني فساد لازمي هے' اور بدني فساد سے روحي فساد و خرابي ضروري - پس ماننا پڑيگا كه ديني و دنيوي كاموں كے قابل نرها - اس سے بڑهكر اور مضرت كيا هوگئي ؟

كلوا واشربوا ولا تسرفوا سے يه مطلب بهي نكل سكتا هے كه كهاؤ پيو مگر بهت خرچ مت كرو' يعنے مكلف غذا' لطيف طعام' لذيذ شربت ميں خرچ زائد نه كرو - يه نكته بهي بالكل طب كے موافق هے كيونكه جو غذا غليظ هو اور جوهر اسكا متين - اوسكے كهانے والے اور عادت كرنے والے كي عمر دراز اور تندرستي قوي هوتي هے كيونكه قبول آثار و ضد تغير سے بعيد هے -

مانا كه طعام و شربت لطيف سے غذا حاصل هوتي هے ليكن بهت جلد متاثر و متغير هوكر مرض كا موجب بهي تو هو جاتي هے - تجربه اور مشاهده بهي يهي شهادت ديتا هے جيسا كه فلاكت زدگان فقر اور صحرا نشيناں و غير شهري قوت ميں زياده' عمر ميں دراز' جسم ميں تندرست هوتے هيں' اور شربت نوشان لذيذ و معطر' و طعام خوران لطيف و خوش منظر' قوت ميں ضعيف' عمر ميں كوتاه' اور گونا گوں امراض ميں مبتلا ديكهے جاتے هيں -

هاں اس مسئله كي دليل پكڑكر كه جو لطيف هے زود متاثر از غير' اور جو كثيف هے دير متاثر از غير هوتا هے' كها جاے گا كه كثيف دير و بد هضم ٹهرا -

تو ايک حد تک يه مسئله صحيح هے' مگر يه مسئله غير معتاد كي نسبت هے - جب عادت هوجائے تو وهي شے زود هضم هوجاتي هے' توليد خلط صالح و مدد صحت لازمي هوجاتي هے' اور بسبب كثافت كے دير متغير و دير تحليل ثابت هوكر درازي عمر كا باعث هوتا هے - آية شريفه كا منشا يهي هے كه طبيعت ميں عادت نيک ڈالو كيونكه : ان الله لا يحب المسرفين -

بهر حال " ولا تسرفوا " كو هر جگه دخل هے - سخاوت اور فياضي كے متعلق اكثر لوگ غلطي كرتے هيں يعنے اسراف اور فضول خرچي كي حد تک پهنچ جاتے هيں - قرآن حكيم نے ايک اصول قايم كرديا هے - كلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفين - اسي كي تفسير ميں حديث شريف هے : خير الامور اوسطها - في الجمله صحت' قناعت' تمدن' تهذيب' اور اخلاق كا سبق اسي ايک آية شريفۂ مندرجۂ عنوان سے ملتا هے : فاعتبروا يا اولى الابصار -

شئون عثمانیه

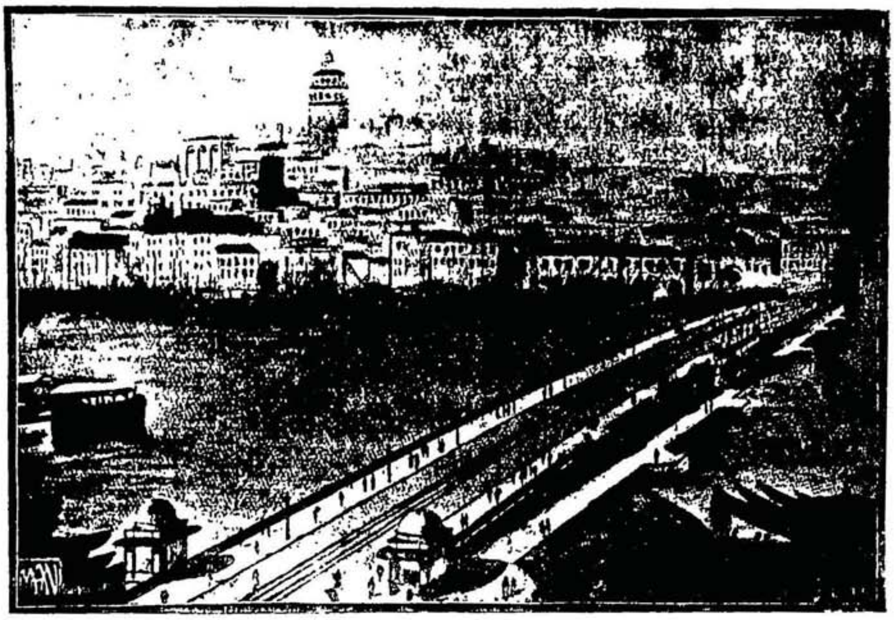

شـاخ زرین کا ایک نظـارہ !
تسطنطنیه کا مشهور پل

اخبـــار و حــوادث

از مراسلـه نـگار المويـد

(۲)

(جرمني جنگي مشن)

جرمني کے جنگي مشن نے همارے فوجي حلقوں کي تفتيش شروع کردي هے - کمانڈر وان ساندرس ' جنکو همارے اول فيلق (آرمي کور) کي کمان ملي هے ' آستانه اور اسکے گرد و نواح کي عثماني فوج کي حالت سے واقف هونے کے ليے نهايت سعي و سرگرمي سے کام کر رهے هيں -

پرسوں (يعني ۲۷ دسمبر کو) دو جرمـن آفيسر لواء وان و يبرو اور لواء برسلت اور انکے ساتھه بکباشي ارکان حرب عاصم بـک اور ملازم محمد ضياء آفندي مدرسه توپخانه کے ايڈيکانگ ' ادرنه ' قرق کليسا ' ديموتقه اور شتلجا اسليے روانه هوے هيں که وهاں کے فوجي و جنگي حالات کي تفتيش کريں - اور عنقريب وان سانـدرس بهي وهيں جائينگے -

يهاں تـک تو جرمني جنـگي مشن کے اندروني کاموں کا تذکرہ تها ' رها وہ بين الدولي مسئله جو اس جرمن کمانڈر کو همارے پہلے فيلق کي کمان پر ملنے پر پيدا هوا ' تو اسکے متعلق سب سے آخري خبر جو مشهور هوئي هے ' يـه هے که شـاهنشاہ جرمني ' شاہ انگلستان ' اور زار روس ميں اس سياسي فوقيت کي تلافي کے ليے گفتـگو هو رهي هے ' جو جرمني کو دولت عثمانيه ميں اس عظيم الشان برتري و تفوق کے حاصل هونے سے دول کے مصالح ميں پيدا هوا هے -

ان معاملات ميں جن لوگوں کي تيز نظري پر اعتماد کيا جاتا هے ' انکا قول هے که دوسري سلطنتوں کو جرمني کے امتياز کے مقابله ميں جو امتيازات ملنے والے هيں ' انکے بعد وہ اس معامله ميں خاموش هو جائيگي ' بشرطيکه اس امر کي ذمه داري کيجائے که عثماني فوج ميں جرمني کے اثر سے دوسري سلطنتوں کو کوئي نقصان نه پهنچيگا - اغلب هے که امور ذيل کے ذريعه يه بات حل هوسکتي هے :

(۱) دولت عثمانيه وعدہ کرے که باسفورس اور در دانيال سے تجارتي جهازوں کے گزرنے کے نظام ميں کوئي تغير نه هوگا ' نيز ان دونوں آبنائوں ميں کبهي حتی که زمانۂ جنـگ ميں بهي تارپيڈو کشتياں نه لگائي جائينگي -

(۲) دولت عثمانيه سرکاري طور پر وعدہ کرے که اگر اسميں يا اور کسي دول عظمی ميں سے کسي ميں جنگ چهڑيگي ' تو اسوقت اس مشن کے ممبر جرمني واپس چلے آئينگے -

(۳) يه که اس جرمني کمانڈر کو ان آبنائوں کے قلعوں سے باقاعدہ يا عملي طور پر کسي قسم کا تعلق نه هو ' اور نه اسکو عثماني پوليس ' دفتر عرفيت ' اور قوانين استثنائيه پر اختيار حاصل هو -

پهر بهي بعض اخبارات کے خود غلط سمجهنے يا غلط سمجهانے کي کوشش کے علی الرغم يه مسئله ابهي غير منفصل هے ' اور جب اسکا فيصله هوگا تو ايک دانشمندانه فرض هوگا که وہ ان ذرائع و وسائل پر سنجيدہ بحث کرے ' جن سے يه مسئله ' جسے يهاں منحوس مسئله کهتے هيں ' حل هوا هے -

(عثماني فوج)

عثماني فوج عرب ' ترک ' الباني ' کرد ' اور چـرکس کے متعلق قديم زمانے سے يه مشهور هے که وہ ايک ايسي مشهور ' پامرد اور شجاع فوج هے که تقريباً دنيا کي کوئي فوج اسکي همسري نهيں کرسکتي - اور اگر کبهي اسکو شکست هوئي هے تو يه ناممکن هے که اسکا سبب اسکي بزدلي ' يا اسکي شجاعت کي کمي يا اسکي

مشہور و معروف خصوصیات کا نقص هو - بلکہ هميشه اصلي نقطة ضعف اسكا نظام هي هوا هے - نظام كو ان معاني ميں سے خواہ کسي معني کے ليے ليجيے جن پر لفظ نظام دلالت کرتا هے -

جن عثماني اور غير عثماني واقف کاروں نے عثماني فوج كو جنگ اور صلح دونوں حالتوں ميں ديكها هے' قريباً ان سب كا اس پر اتفاق هے كه دولت عثمانيه كے فوجي نظام ميں سب سے بڑا عيب يه هے كه گرم ملكوں كے سپاهيوں سے سرد ملكوں ميں كام ليا جاتا هے' اور سرد ملكوں كے سپاهيوں سے گرم ملكوں ميں - اور كسي ايسي غلط فهمي كي بنا پر جو حكمت و تدبير اور انصاف و عدل كے ذريعه سے رفع كيجاسكتي هے' ايك صوبه كے باشندوں سے مقابله كے ليے دوسرے صوبے فوج سے خالي كرديے جاتے هيں -

آج سو برس سے عثماني فوج كي اصلي مصيبت يه هے كه اسكے عثمانيوں سے برسر پيكار كركے دونوں كو كمزور كرديا جاتا هے' حتى كه جب بيروني دشمن سے جنگ كا وقت آتا هے تو يه حالت هوتي هے كه فوج ضعيف القوى هوتي هے' ملك اقتصادي مرض فقر الدم (كمي خون) ميں مبتلا هوتا هے' خزانه اس خانه جنگي ميں صرف هوچكا هوتا هے' اور اس پر مستزاد يه كه فوجي خدمت كي مدت اسقدر طويل هے كه اس طول مدت نے اس فن كو صرف اهل فوج هي ميں محدود كرديا - اگر مدت خدمت كم هوتي تو چهه سال ميں ايك دفعه كے بدلے دو دفعه فوج بدلي جاسكتي - اس سے يه هوتا كه فوجي تعليم عام هوتي' اور جسطرح اب هے اسطرح تهوڑے سے اشخاص تك محدود نه هوتي -

بظاهر معلوم هوتا هے كه قائد اعظم عزت پاشا كو تمام امور اور انكے نتائج اس آخري جنگ ميں مجسم هوكے نظر آگئے' اسليے انهوں نے ايك نئي اسكيم تيار كي هے جسكے اور مهمه حسب ذيل هيں

(۱) اس عيب سے نجات حاصل جو آخري جنگ ميں ظاهر هوا يعني ميدان جنگ تك فوج كي ضرور مقدار نه پهنچا سكنا -

(۲) فوجي تعليم كا عام كرنا -

(۳) ناگهاني سانحات كي طرف سے اطمينان كے ليے هر جگه فوج مرابط يعني ايسي فوج كي كافي تعداد ركهنا جو هميشه رهے -

يه تينوں مقصد جسقدر عمده هيں قارئين كرام خود اسكا اندازه كرسكتے هيں' اور ايسے وقت ميں ظاهر كيے گئے هيں جبكه لوگ انكي ضرورت محسوس كر رهے هيں -

مگر افسوس هے كه واضع اسكيم نے ايسا راسته اختيار كيا جس سے لوگوں ميں اضطراب پيدا هونے لگا هے' حالانكه اس نتيجه تك پهنچنے كے دوسرے ايسے راستے موجود هيں جو ملك اور فوج دونوں كے مصالح كے جامع اور اسكيم كے مقصد كے ضامن و كفيل هيں - جب آخرين واقعات ميں همارے فو كا جهل ظاهر هوا' تو عزت پاشا نے يا عزت پاشا كي وزارت ميں اصلاح فوج كي اسكيم كے واضع نے يه چاها كه فوجي تعليم عام هو جائے' اور يه فيصله كرديا كه فوجي تعليم لازمي هوگي' اس سے وه لوگ بهي مستثنى نه هونگے جو ايسي عورتوں كے كفيل هيں جنكا اور كوئي كفيل نهيں -

يهاں هميں اسكا ضرور اعتراف كرنا چاهيے كه همارے قومي نظام نے طول مدت اور اسكے علاوه اور بهت سے اسباب سے باشندوں كو فوجي خدمت سے متنفر سا كرديا هے -

پس يه ممكن تها كه هماري حكومت بهي تجنيد (فوج سازي) كا وهي طريقه اختيار كرتي' جو اهل جرمني نے اسوقت اختيار كيا تها جبكه انهيں نيپولين كے تسلط و اقتدار نے فوج كے بڑهانے سے منع كيا تها - انهوں نے مدت خدمت كم كردي' اور فوج كي تعداد وهي رهنے دي جو نيپولين چاهتا تها - اس سے يه هوا كه ايك شخص آتا تها' دو تين برس قواعد جنگ سيكهتا تها' اور پهر اپنے كام پر چلا جاتا تها - اسكي جگه نيا سپاهي آتا اور اسي طرح سيكهكے چلا جاتا - اگر پهلا سپاهي اتنے زمانے تك رهتا جتنے زمانے تك كه دونوں رهے' تو يقيناً فوجي تعليم حاصل كرنے والوں كي تعداد اس تعداد سے كم هوتي جو تخفيف مدت كے زمانے ميں تهي -

يه هے تفسير ميرے اس قول كي كه تجنيد كا جو طريقه اهل جرمني نے نيپولين كے وقت ميں اختيار كيا تها' وهي طريقه فوجي تعليم كي اشاعت كا ضامن هے' اور اسي ميں ملك كا اقتصادي فائده هے - اسكا ايك بهت بڑا فائده يه بهي هے كه وه جنديت (سپهگري) كو قوم كي نگاهوں ميں محبوب و پسنديده بناتا هے -

يه تو فوجي تعليم كي حيثيت سے بحث تهي' باقي رها مسئلۂ دفاع ملي تو اسكي نئي اسكيم كے متعلق همكو جو كچهه معلوم هوا هے اس سے ظاهر هوتا هے كه اسميں صوبه وار خدمت كا مسئله ملحوظ ركها گيا هے - يعني هر سپاهي اپنے صوبه هي ميں رهكے خدمات انجام ديگا اور جو لوگ ايسي عورتوں كے كفيل هيں جنكا كوئي كفيل نهيں' وه اپنے اهل عيال سے دور نه بهيجے جائينگے -

ايك صحافي (جرنلسٹ) سے عزت پاشا نے يه بهي بيان كيا هے كه فوجي خدمت كي مدت كم كرنے كا اراده هے - مگر ابهي تك اسكي مقدار نهيں معلوم - (اسكے بعد وزارت جنگ بدل گئي' اور انور پاشا وزير جنگ هوے - الهلال)

اضافۂ قيمت الهلال

الهلال كي معنوي اوصاف سے قطع نظر صرف ظاهري حالت بهي اسكي متقاضي هے كه قيمت ميں كچهه اضافه كيا جائے -

نرخ بالاكن كه ارزاني هنوز

ميرے اس بيان ميں مبالغه كا شائبه تك نهيں هے كه ايك نمبر ديكهه لينے كے بعد دوسرے هفته كے الهلال كا انتظار اوسي دن سے شروع هوجاتا هے - اور اگر سوء اتفاق سے ڈاك ميں ايك دن كا بهي توقف معمول سے زياده هوتا هے تو وه اسقدر شاق گذرتا هے كه الاماں - اس كے ساتهه هر اخبار بيں خواهشمند هے كه اسكے حجم ميں حتى الامكان زيادتي هوجائے - مجهے يقين هے كه جسوقت ايسا ممكن هوگا آپ اس كا حجم بڑهانے ميں ايك لمحه كا بهي وقف نكرينگے ليكن جبكه الهلال كے چهپائي كا غير معمولي اهتمام اور تصاوير كا التزام حالت موجوده ميں بهي آپكو زير بار كررها هے تو يه خواهش كيونكر كيجا سكتي هے - البته اگر اسكي اشاعت ميں توسيع هوجائے اور خرچ سے آمد بڑه جائے تو حجم ميں اضافه كرنيكي خواهش بجا هوگي - ميري رائے ميں سردست يه مناسب هوگا كه چنده سالانه ميں دو روپيه كا اضافه كرديا جائے' اور ساتهه هي ايك پاپولر ايڈيشن جس كا كاغذ اس سے كم قيمت هو مگر باقي تمام باتيں اسي كي موافق هوں جاري كرديا جائے اور اسكا چنده يهي ركها جائے جو اس وقت هے تو خريداران اخبار كو هرگز گراں نهوگا' اور جو لوگ پہلے سے زياده نديسكيں وه پاپولر اڈيشن ليتے رهيں گے - اسي كے ساتهه دلداد گان الهلال اوسكي توسيع اشاعت كے طرف بهي متوجه هوں' اوسطاً هر خريدار ايك ايك خريدار پيدا كردے كه جو مقاصد آپكے پيش نظر هيں اس سے جلد مستفيد هونے كا موقع ملے - اگر اضافه چنده كي رائے قرار پائے تو ميں بلا توقف بقيه كمي كو پورا كرونگا والسلام مع الاكرام -

نياز مند غلام حسن از امروهه

کارزار طرابلس

ختم جنگ کے اسباب .

انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان البارونی کی تصریح

جنگ بلقان کی مشغولیت نے مظلوم و بے نوا مگر مقدس و اولو العزم طرابلس کی طرف سے دنیا کو بالکل بے خبر کردیا حالانکہ اس سر زمین صحرائی کے فقرا اور بادیہ نشینوں نے جو کچھہ کیا ' اُسکی قدر و قیمت جنگ بلقان کی با ساز و سامان نا کامیوں نے اور بڑھا دی ہے !

جنگ بلقان کی وجہ سے جب دولۃ علیہ مجبور ہوئی اور اٹلی سے صلح کرلی تو اسکا کوئی اثر اندرون طرابلس کے مجاھدین پر نہ پڑا - وہ برابر مصروف دفاع و جہاد رہے - چنانچہ کئی سخت معرکوں کی خبریں سننے میں آئیں اور اٹلی کے حملے برابر ناکام و شکست یاب رہے -

ترک افسر جو وہاں مقیم تھے ' ان میں سے اکثر بدستور صلح کے بعد بھی ٹھہرے رہے - غازی انور پاشا کو اگرچہ اتحاد و ترقی نے بلالیا لیکن اور متعدد رؤساء جنگ وہاں باقی تھے ' اور سنوسیوں اور عثمانیوں میں پوری طرح اتحاد تھا -

منجملہ رؤساء قبائل و جنگ کے ' شیخ سلیمان البارونی ' عزیز بک مصری ' عزیز بک سابق والی عراق ' ایوب بک وغیرہ بھی تھے -

پچھلے دنوں یکایک یہ خبر مشہور ہوئی کہ مجاھدین طرابلس نے جنگ ختم کردی ' عزیز بک مصری اور دیگر رؤساء و شیوخ قبائل میں باھم اختلاف ھوگیا ہے ' اور شیخ سلیمان بارونی مع ایک بڑی جماعت کے جنگ سے دست بردار ھوکر تیونس چلے گئے !

پھر ایک شدید اختلاف روایت شروع ھوا - رسالۃ الہدایۃ قسطنطنیہ کے مضمون نگاروں نے جو حالات بیان کیے وہ اُس سے بالکل مختلف تھے جو المؤید مصر میں شائع ھوے -

یہ بھی مشہور ھوا کہ سلیمان بارونی (جنھوں نے آغاز جنگ سے نہایت نامورانہ حصہ تمام مدافعات و مجاھدات طرابلس میں لیا اور جنکی مراسلات بارھا الہلال میں شائع ھوچکی ھیں) اٹلی والوں سے ملگئے اور رشوت لیکر جنگ ختم کردی -

بہر حال حالات نہایت تاریکی میں آگئے - ھم نے بارھا ارادہ کیا کہ اس مسئلہ کو صاف کیا جاے لیکن محققانہ ذرائع بحث کا انتظار تھا -

اب چاھتے ھیں کہ طرابلس کے بعد از صلح اور موجودہ حالات کو موثق ذرائع سے حاصل کرکے شائع کیا جاے ' کیونکہ مسلمانان ھند صلح کے بعد سے بالکل بے خبر ھیں - اس سلسلے میں سب سے پہلے خود شیخ سلیمان البارونی کی ایک چٹھی کا ترجمہ شائع کرتے ھیں جو انھوں نے مسٹر دوسے محمد ایڈیٹر افریقن ٹائمز لندن کے نام لکھی ہے اور اسکا اصلی عکس اخبار مذکور نے شائع کردیا ہے -

شیخ سلیمان البارونی ایک سنوسی شیخ طرابلس کے ساتھہ کھڑے ھیں (واقعۂ بنغازی)

مسٹر دوسے محمد کی بھی مختصر تقریب کر دیں - قارئین کرام نے ایک پر اسرار فرقہ کا نام سنا ھوگا جو " دروز " کے لقب سے مشہور ہے اور جس کی ایک بہت بڑی جماعت شام اور اطراف بیروت و جبل لبنان میں موجود ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً یہ لوگ باطنیہ و قرامطہ کا بقیہ ھیں -

مسٹر دوسے محمد اسی فرقے سے ھیں - انکے والد شیخ سلیم ایک نامور عالم تھے - انکی ایک فرانسیسی شخص سے بہت دوستی تھی جسکا نام " دو سے " تھا - اسیکی یادگار میں انھوں نے اپنے لڑکے کے نام میں بھی " دوسے " کا لفظ شامل کر دیا -

انھوں نے یورپ میں تعلیم پائی اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے - کچھہ عرصے سے ایک انگریزی رسالہ " افریقین ٹائمز " کے نام سے نکالا ہے جس کا مقصد اقوام مشرقیہ کی حمایت اور انکے حالات سے اقوام یورپ کو آگاہ کرنا ہے - مصر کے متعلق بھی انکی ایک دلچسپ کتاب حال میں شائع ھوئی ہے - وہ لندن میں مستقل طور پر مقیم ھیں -

انھوں نے شیخ سلیمان بارونی سے حالت دریافت کیے - اسکے جواب میں وہ لکھتے ھیں :

" آپکا خط موصول ھوا ' آپ چاھتے ھیں کہ میں :

(۱) طرابلس میں نئی حکومت کے قائم کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے کا سبب بیان کروں -

(۲) یہ جو ھمارے متعلق اخبارات نے مشہور کیا ہے کہ ھم نے ایک کثیر رقم رشوت میں لیلی ہے اور اسی لیے جنگ ختم کر دی ' اسکی حقیقت بتاوں -

(۳) میرے متعلق کہا جاتا ہے کہ مجھے بڑے بڑے چندے وصول ھوے مگر میں نے انھیں جنگ میں صرف نہیں کیا بلکہ اپنے لیے رکھلیا - اس الزام سے پردہ اٹھاوں -

انمیں سے ھر ایک سوال کا واقعی جواب دیتا ھوں جسمیں کسی طرح شک کی گنجایش نہیں - اس امید پر کہ پہلے یہ عربی میں شائع ھونگے پھر اسکا ترجمہ اس رسالہ کی زبان (انگریزی) میں ھوگا :

(۱)

جب دولة عثمانیه اور اطالیا میں صلح هوگئي اور دونوں سلطنتوں کي طرف سے همکو سرکاري طور پر اطلاع دي گئي که سلطان المعظم نے اهل طرابلس کو کامل انتظامي خود مختاري عطا فرمادي هے' تو هم نے بالاتفاق یه طے کیا که اس خود مختاري کي حفاظت کي جاے -

اهل طرابلس نے مجھسے چاها که میں انکي صدارت قبول کروں' اور ایک حکومت قائم کردوں - انھوں نے اس مضمون کي درخواستیں اپنے خط میں اور اپنے دستخطوں سے میرے پاس بھیجیں' اسلیے میں نے اسکو منظور کیا' اور دول عظمی اور مشهور اخبارات کو تار کے ذریعه اسکي اطلاع بھي دیدي -

میں نے باقاعده حکومتوں کے پردازپر ایک حکومت کي بنیاد ڈالي جسمیں متصرف (کمشنر) قائم مقام (ڈپٹي کمشنر) مدیر (کلکٹر) قاضي (جج) مفتش (انسپکٹر) اور کاتب (منشي یا کلرک) مقرر کیے - مسلح پولیس' نیز پیاده' اسپ سوار' اور شتر سواروں کي چند پلٹنیں بھی ترتیب دیں اور انھیں یورپ کي خوشنما وردیاں پہنائیں - مقام ورخله' عذاس' اور مرزق تک تمام اطراف میں ڈاک کا' اور حدود تونس تک ٹیلیگراف اور ٹیلیفونکے اسٹیشنوں کا انتظام کیا - اطالیوں کے سامنے ایک خط جنگ بنایا جو ورخله سے شروع هوتا تها اور غریان' زعتریه' منطروس' اور بیر الغشت کے آگے سے گذرتا هوا عزیزیه کي طرف چلا جاتا تها -

اس ترتیب سے هم نے چند ماه تک ان مقامات سے اطالي فوجوں کي پیش قدمي کو روکے رکها جن پر وه اعلان صلح کے بعد قابض هوگئے تهے -

اس اثناء میں هم سے اور اطالیوں سے چھوٹے بڑے معرکے بھی هوے جنمیں انکے بهت سے آدمي کام آے اور سخت مالي نقصان هوا - نصرة الهي همارے ساتهه تهي -

لیکن بالاخر همارے پاس روپیه ختم هوگیا - اور اسقدر تهیدست هوگئے که جو اونٹ زخمیوں کو لاتے تهے' انکا کرایه اور نوکروں اور مسلح پولیس کي تنخواهیں' نیز شهداء کے پس ماندوں کے وظائف کیلیے بھی کچھه نه رها' علی الخصوص ان پس ماندگان شهداء کرام کا یه حال تها که انکے پاس ایک دن کے کهانے کا سامان بھي باقي نه رها تها - جو اونٹ روزانه جنگي مرکزوں تک رسد لیجایا کرتے تهے' انکا کرایه بھی هم نهیں دیسکتے تهے اور یه بڑي مصیبت تهي -

اسي اثنا میں چند در چند اسباب کي وجه سے ایک اور مصیبت عظیم پیدا هوئی یعنے تونس کي طرف سے رسد کے لانے میں بھي دقتیں پیش آگئیں - میں نے مجبور هو کر یورپ کے مشهور اخبارات کو تار دیے' اور جن مقامات سے تعلقات تهے وهاں وهاں شکایتیں کیں -

مذکوره بالا حالات جب پیدا هوے تو میں نے محسوس کیا که اب هم نهایت هي سخت خطرے میں هیں - بالاخر ایک وفد یورپ بھیجا تاکه وه دول عظمی کو همارې کارروائیوں سے مطلع کرے -

بعد کو همیں یقین هوگیا که اس سے کوئي فائده نه هوگا' اسلیے هم نے اپنے وفد کي معرفت جو اسوقت مرسلز میں تها' اطالیا کو اطلاع دي که اب هم اس شرط پر جنگ ختم کرنے کے لیے تیار هیں که وه همکو پوري طرح انتظام خود مختاري دیدے -

اور اپنا یه خط کچھه اس طرح کي عبارت میں رکها جس سے اٹلي کو کسي طرح هماري کمزوري کا خیال پیدا نهو اور وه سمجھے که اگر عرصے تک همیں جواب نه دینگے جب بھي همارا کچھه نقصان نهوگا' اور همیں سامان مدافعت میں سے کسي شے کي ضرورت نهیں هے -

لیکن وه هماري حالت سے ناواقف نه تهے' انکو معلوم تها که دولة عثمانیه کے اولیاء امور صلح کے بعد چلے گئے' اور سامان و اسلحه کا آنا بھی بلقان کی جنگ سے رک گیا - نیز باهر سے بھی کوئي شے همارے پاس نهیں آئي' پس انهوں نے جواب میں لیت و لعل شروع کیا - اس سے بھی بڑهکر نقصان یه هوا که بعض وجوه سے همارا وفد عرصے تک تونس اور مارسلیز میں پڑا رها اور همیں اسکي کچھه خبر نه ملي !

طرابلس کي عارض حکومت کے بعض ارکان

نمبر ۸ مس کولیرا هیں جو موسیو کولیرا ایڈیٹر " النبل " قاهره کي بهن اور او ر انکے اخبار کي نامه نگار جنگ هیں -

اب میں نے اپنے یہاں کے اونٹوں اور بکریوں کو رجسٹر کرنے کا حکم دیا تاکه انکي شرعي زکواة ارباب نصاب سے لي جاے اور مصارف میں تهوڑي بهت مدد ملے - زکواة تخمیناً بیس هزار گني تهي - مزروعه زمینوں کے عشر قلمبند کرنے کے لیے بھي دو شخص مامور کیے - اسکي مقدار بھي بهت اچھي تهي -

تمام لوگوں نے جوش و مسرت کے ساتهه ان احکام کا استقبال کیا مگر افسوس که ان دونوں تجویزوں کو پایۂ تکمیل تک نه پہنچا سکے - کچھه ایسے واقعات پیش آئے اور یکایک حملے هو گئے' جنمیں مجبوراً همیں مصروف هونا پڑا اور ان دونوں تجویزوں کے متعلق کچھه بھي نه کر سکے - انهي حملوں میں همارا آخري ذخیرۂ جنگ یعنی کارتوس بھی ختم هو گیا !

اسکے بعد اطالي فوجوں نے بڑے سرو سامان سے به یک روز و به یک وقت جندوبه' عتریه' منطروس' اور قبر زالد پر حمله کر دیا - نهایت دهشت انگیز معرکے هوے اور اطالیوں کے بهت سے آدمي کام آئے - میسره میں هم فتحیاب تهے اور میمنه میں وه کامیاب - لیکن وه آگے بڑھے اور بڑهکے اس پهاڑ پر قابض هوگئے جو همارے رابطه کے مرکز عام تک پہنچا هوا تها -

اب هم میں اور اُن میں شب کي تاریکي حائل هوگئي - همارے پاس اتنے کارتوس بهي نه تهے که گهنٹه بهر اور لڑ سکتے - اسیطرح رسد بهي نه تهي که دو چار دن تک بهي کام دیتي - باهر سے بهي رسد' کارتوسوں' یا روپیه کے آنے کي امید نه تهي - لاچار هوکر راتوں رات همیں یفرن واپس آنا پڑا' زخمیوں کو بمشکل کاندهوں پر اُتها کر لاے' کیونکه کرایے کیلیے همارے پاس روپیه نه تها ! !

دوسرے دن اطالیوں نے اپني تمام فوج کے ساتهه دوسرا حمله کیا کیونکه انهیں معلوم هوگیا تها که همارے پاس سامان مدافعت میں اب کچهه بهي نهیں رها هے - اس حمله میں هماري فوج کا ایک بڑا حصه منتشر هوگیا -

اسي اثنا میں جو وفد هم نے بهیجا تها اسکا جواب آ گیا که همیں خود مختاري دینا حکومت اطالیا کو منظور هے - میں نے تمام سر برآوردہ اشخاص کو جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا - سب نے بالاتفاق طے کیا که همیں بهي منظور کرلینا چاهیے -

اب میں نے لڑنے والوں کو حکم دیا که وہ سرحد تونس کي طرف چلیں جو هم سے چار دن کي مسافت پر هے - اسکي اطلاع ساحلي مرکزوں میں دیدي تاکه کہیں ایسا نهو که اطالي اچانک حمله کردیں -

ان لوگوں نے کوچ شروع کیا - جب میں انکے همراہ نالوت پهنچا تو مجهے کاونت سفورزا اور اسکے رفیق مسٹر دوزي کا تار ملا که اس قرار داد کي تکمیل کے لیے آؤ جو هم میں اور وفد میں هوئي هے -

اس سے مجهے معلوم هوا که وہ ابهي هماري واپسي سے بے خبر هیں - میں تونس روانه هوگیا اور ظاهر کیا که کونت سفورزا سے گفتگو کرنے کے لیے جا رها هوں - حالانکه میں اسلیے جا رها تها که حکومت تونس سے اسکي قلمرو میں داخل هونے کي اجازت لوں -

حکومت نے اس شرط پر اجازت دي که هم لوگ هتیار دیدیں - میں نے بخوشي اس شرط کو منظور کیا' اور خیال کیا که یه اجازت هي اسکي بڑي مروت هے جسے میں کبهي نهیں بهولسکتا - کیونکه اگر وہ اجازت نه دیتي تو یا تو هم زبردستي داخل هوتے اور اس صورت میں اهل تونس اور انکے ساتهه انکي حکومت سے مقابله هوتا' یا پهر واپس آتے اور اس صورت میں گرفتار هوتے اور سب کے سب مارے جاتے -

اسکے بعد میں کونت سے ملے بغیر سرحد واپس آیا کیونکه حکومت کو اس واقعه کي خبر هوگئي تهي اور قطع گفتگو کي غرض سے انهیں حکومت نے بلا لیا تها -

مگر یه کونت پهر تونس واپس آیا اور مجهه سے کها که انتظامي خود مختاري کو چهوڑ کے میں آور کوئي دوسرا مطالبه پیش کروں کیونکه اب اس مطالبے کے لیے تو کوئي وجه باقي نهیں رهي -

میں نے اسے ایک نقشه لکهکے دیا جسمیں عام اهل طرابلس اور خصوصاً لڑنے والوں کے فوائد کے متعلق چند مخصوص دفعات تهیں -

اس نے بالحاح واصرار کها که میں کچهه اپنے اور اپنے متعلقین کے لیے بهي طلب کروں - علاوہ اسکے که وہ خود جو کچهه مناسب سمجهیگا میرے لیے حکومت سے اسکي سفارش کرے هي گا - مگر میں نے اسے منظور نهیں کیا اور کها که اسکے بدلے یه کوشش کرے که تمام لڑنے والوں کو عام طور پر معافي دیدیجاے - مجهے خاص اپني ذات کیلیے کچهه نهیں چاهیے - چنانچه اس نے حکومت سے سفارش کي - حکومت نے معافي کا حکم صادر کردیا اور اسکي اطلاع سرکاري طور پر تونس کے اطالي کونسل جنرل کے ذریعه ملگئي - میں نے اسي وقت اهل طرابلس کو اسکي خبر کردي -

اسکے بعد اس نے اور حکومت فرانس نے مجهه سے کها که میں لوگوں کو طرابلس واپس جانے کا مشورہ دوں - حکومت فرانس نے اسکي وجه یه بیان کي که تونس کي تنگي کي وجه سے کسي نئي آبادي کي اسمیں گنجایش نهیں - میں نے اهل طرابلس کو لکها - انمیں سے بعض گئے اور بعض وهیں رهگئے - جو لوگ قلمرو تونس میں نهیں آئے تهے' وہ اپنے هتیار لیکے اندرون طرابلس چلے گئے اور مجهه میں اور کونت میں گفتگو ختم هوگئي -

* * *

اس سے آپکو معلوم هوگیا هوگا که حکومت اسلیے قائم کي گئي تهي که اس خود مختاري کي حفاظت کي جاے جو سلطان المعظم نے همیں عطا فرمائي هے' اور اسکے بعد اپنے آپ کو اطالیوں کے حوالے صرف اسلیے کیا که همارے پاس سامان مدافعت' روپیه' اور کارتوس نهیں رهے تهے -

پس نه تو هماري فوج کو الزام دینا چاهیے که اس نے بزدلي کي یا اسلام اور حقوق وطن کي مدافعت سے گهبرا گئي' اور نه همارے اشخاص میں سے کسي کو یه الزام دینا چاهیے که اس نے خیانت یا طمع سے ایسا کیا - باستثناء بعض افراد کے که انهوں نے جو کچهه کیا وہ کیا' اور اسکي پاداش میں هم نے انهیں آخر جنگ تک قید میں رکها - (البقیة تتلي)

[بقیه مراسلات]

زمینــــدار کی ضبطـي

زمیندار پریس کي ضبطي سے غیر معمولي نقصان جو ملک و قوم کو هوا هے وہ ناقابل برداشت هوگیا - جسطرح سے زمیندار نے اپني زمانه اشاعت میں قوم کي نیابت کي هے وہ اظهر من الشمس هے - زمیندار پریس کی ضبطي سے یه معلوم هوتا هے که گورنمنٹ نے ابتک اس اُصول پر کافي توجه نهیں فرمائي که حکومت اصلاً دلوں پر هونا چاهیے اور محض زبان بند کرنے سے اور بجا یا بیجا شکایات اپنے کان تک نه پهونچنے سے حکومت کا استحکام مشکل هے - جو لوگ گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ هیں اور جو چاهتے هیں که تاج برطانیه سے حقیقي الفت و وفاداري هندوستانیوں میں پیدا هو' انکا فرض هے که نهایت متانت سے گورنمنٹ کي اس روش پر نکته چیني کریں' اور پریس ایکٹ کي تنسیخ اور ترمیم پر کافي زور دیویں - زمیندار پریس کي ضبطي پر وایسریگل کونسل میں سوال اور ریزلیوشن پیش هونا چاهیے - انگلستان میں اس آفت سے نجات حاصل کرنے کے لیے هاوس آف کامنز اور هاوس آف لارڈز کا دروازہ کهٹکهٹانا چاهیے - اور سب سے ضروري امر جسپر قوم کو فوراً متوجه هونا چاهیے وہ یه هے که ایک مشترکه کمپني چندہ سے قایم کرکے فوراً اوسکے سرمایه سے ایک روزانه اخبار ایسے هي آب و تاب کا مولوي ظفر علیخانصاحب کي اڈیٹري میں نکالا جاوے - اگر قوم اسوقت غفلت کریگي تو گویا وہ دیدہ و دانسته اپنے حقوق اور مطالبات سے دست بردار هوتي هے -

محمد سلیمان - از بدایوں

الهــــلال :

کمپني کي تجویز نهایت عمدہ تهي - اور ایک نهیں بلکه متعدد مصالح و فوائد پر مشتمل' لیکن اب چندے کي فراهمي کا سلسله شروع هوگیا هے اور معاونین حق و ناصرین حریت کو اب اسي کي تکمیل کیلیے کوشش کرني چاهیے -

اخوان الصفا

دار المصنفین

دو یار زیرک و از بادۂ کہن دومنی ·
فراغتی ، و کتابی ، و گوشۂ چمنی
من ایں مقام بدنیا و عاقبت نه دهم
اگرچه در پیم افتند خلق انجمنی !
(لسان الغیب)

ذیل میں شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي ایک تحریر درج کي جاتي هے -

جو تجویز پیش کي گئي هے وہ برسوں سے پیش نظر هے - بارها اس بارے میں مشورے هوے اور نقش امید کے بهت سے خاکے بنائے گئے :

یک " کاشکے " بود که بصد جا نوشته ایم !!

مولانا کا خیال تها که دار العلوم ندوہ کے ساتهه ایک مخصوص عمارت اُن مہاجرین علم کي بهي هوگي جو علم و پرستاري علم کي خاطر اپنے تئیں عام زندگي سے الگ کر لینگے - اور اسکا انتظام کچهه مشکل نه تها - لیکن اب تو خود دار العلوم ندوہ هي کا قیام مشکل هوگیا هے :

او خویشتن گم ست کرا رهبري کند ؟

في الحقیقت یه ایک نهایت هي اهم تجویز هے جو اگر پوري هوگئي تو موجودہ سنین عمل کا ایک عظیم الشان کام هوگا - یه بڑي هي غم کرنے کي بات هے که هم میں بهت سے کثیر المصارف کام هورهے هیں اور بڑي بڑي عمارتیں کهڑي کردي گئي هیں ، مگر ابتک تمام قوم ایک چهوٹا سا جهونپڑا بهي ایسا نه بنا سکي جو علم اور مشاغل علمیه کیلیے مخصوص هو اور جهاں عشاق علم و شیفتگان فن جمع هوکر شب و روز تحقیق و مطالعه اور تصنیف و تالیف پر مشغول رهتے هوں :

فراغتی و کتابی و گوشۂ چمنی !

بڑي مصیبت یه هے که جسقدر قابلیتیں موجود هیں ، فقدان اسباب و صحبت کي وجه سے ضائع جارهي هیں ، اور نئي قابلیت پیدا نهیں هوتي - علم کیلیے پهلي چیز صحبت و اجتماع هے -

چوتهي صدي هجري میں متوکل عباسي کي بد مذاقي اور تشدد و تعصب نے علماے بغداد کو ترک وطن پر مجبور کیا - مورخین نے اس عهد کو " هجرت علم " کے لقب سے یاد کیا هے که مشرق سے تمام اهل علم مغرب (اندلس و افریقه) کي طرف چلے گئے - اسي زمانے میں بعض علما و حکما کي ایک خفیه مجلس اس غرض سے قائم هوئي تهي که علوم حکمیه و الهیه میں ایسے رسائل مدون کردیے جائیں ، جنکي وجه سے وہ علوم محفوظ رهیں - " اخوان الصفا " اس مجلس کا نام تها ، اور اسکے رسالے موجود هیں -

آج بهي ضرورت هے که ایک مجلس " اخوان الصفا " قائم هو - همارے سر زمین سے علم هجرت کرچکا هے - اب دوبارہ آسے دعوة دیکر بلانا چاهیے :

هزار بار برو صد هزار بار بیا !

پچهلے دنوں کسي ایسي صحبت کا خیال هوا تها اور اسي لیے " اخوان الصفا " لکهوا کر اسکا بلاک بهي بنا لیا تها - جناب مولانا کي تجویز اسي کے ذیل میں شائع کردیتا هوں - اگر قابل اطمینان صورت اختیار کرلے تو میں اپنا پرائیوٹ کتب خانه جسمیں تقریباً اکثر علوم اسلامیه و عربیه کا ذخیرہ هے اور جسکي قیمت سات آٹهه هزار روپیه سے کسي طرح کم نهوگي ، دار المصنفین کیلیے وقف کردینے کیلیے طیار هوں -

تقریباً هر ماہ اسمیں کتابوں کا اضافه هوتا رهتا هے -

پانچ سو روپیه کا ایک نیا ذخیرہ مطبوعات یورپ کا عنقریب پهنچنے والا هے - اس طرح ممکن هے که پیشکش کے وقت اسکي حیثیت موجودہ حالت سے المضاعف هو -

افسوس کے نقد اعانة سے مجبور هوں ورنه مولانا کا اتباع کرتا -

ایک اهم تجویز

خدا کا شکر هے که ملک میں تصنیف و تالیف کا مذاق پهیلتا جاتا هے اور قابل قدر ارباب قلم پیدا هوتے جاتے هیں ، لیکن با ایں همه اس گروہ میں زیادہ تعداد ان لوگوں کي هے جنکو مصنف کے بجاے مضمون نگار یا انشا پرداز کهنا زیادہ موزوں هوگا ، کیونکه ان کي مستقل تصنیفیں نهیں هیں ، بلکه معمولي رسالے یا مضامین هیں -

اسکي وجه یه نهیں هے که ان کو اعلی درجه کي تصنیف کي قابلیت نهیں ، بلکه اصل وجه یه هے که اعلی درجه کي تصنیف کے لیے جو سامان درکار هے وہ مهیا نهیں هے - ان میں سے اکثر کے پاس کتابوں کا ذخیرہ نهیں ، جو انتخاب اور استنباط و اقتباس کے کام آے - اتفاق سے اگر کوئي مقامي کتب خانه موجود هے تو دل جمعي کے اسباب نهیں که اطمینان سے چند روز وهاں رهکر کتابونکا مطالعه اور اس سے استفادہ اور نقل و انتخاب کرسکیں - ان باتونکے ساتهه کوئي علمي مجمع بهي نهیں که ایک دوسرے سے مشورہ اور مبادله خیالات هوسکے -

ان مشکلات کے حل اور تصنیف و تالیف کي ترقي کے لیے ضرور هے که ایک وسیع دار التصنیف اصول ذیل کے موافق قایم کیا جاے :

(۱) ایک عمدہ عمارت " دار التصنیف " کے نام سے قایم کي جاے جسمیں ایک وسیع هال کتبخانه کے لیے هو اور جسکے حوالي میں ان لوگوں کے قیام کے لیے کمرے هوں جو یهاں رہ کر کتبخانه سے فائدہ اٹهانا اور تصنیف و تالیف میں مشغول رهنا چاهتے هوں -

(۲) یه کمرے خوبصورت اور خوش وضع هوں ، اور اُن مشهور مصنفین کے نام سے موسوم هوں جو تصنیف کي کسي خاص شاخ کي موجد اور باني فن هیں -

(۳) ایک عمدہ کتب خانه فراهم کیا جاے جس میں کثرت تعداد هي پر نظر نهو بلکه یه امر بهي ملحوظ رهے که جس فن کي کتاب هو ، نادر اور کامیاب هو -

(۴) تصنیفي وظایف قائم کیے جائیں اور وظیفه عطا کننده کے نام سے موسوم کیا جاے ، یه وظایف یا ماهوار هونگے یا کسي تصنیف و تالیف کے صله کے طور پر دیے جائینگے -

(۵) جو لوگ کم از کم پانسو روپیه یکمشت عطا فرمائینگے ان کے نام اس عمارت پر کندہ کیے جائینگے - میں یه تجویز بالکل ایک سرسري صورت میں پیش کرتا هوں ، اور چاهتا هوں که سردست محض ایک خاکه کے طور پر اسکي بنیاد قائم هو جاے جو رفته رفته خود بخود وسعت حاصل کرتي جائیگي - اس بات کا مجهکو اطمینان هے که ریاست هاے اسلامي سے اس کے لیے ماهواریں مقرر هوسکینگي - سردست هم کو صرف دس هزار روپیه درکار هے جس سے ایک مختصر تعمیر کي بنیاد ڈال دي جاے - اصلي فنڈ کیلیے پچاس هزار روپیه کا تخمینه کیا گیا هے -

(۶) دس هزار کي رقم میں ، میں سردست ایک هزار روپیه اپنا پیش کرتا هوں - اور میں اسبات کا بهي مستدعي هوں که جن بزرگوں کو میري تجویز سے دلچسپي هو مجهه سے خط و کتابت فرمائیں ، اور مناسب مشورہ سے میري همت افزائي کریں - نیز ایڈیٹران همدرد ، وطن ، پیسه اخبار ، مشرق ، البشیر ، وکیل ، وغیرہ سے درخواست هے که اس تجویز کو اپنے اپنے اخبارون میں شائع فرمادیں -

(شبلي نعماني - لکهنؤ)